ماہنامہ

انصار اللہ

امان ۱۳۸۳ھش

مارچ ۲۰۰۴ء

ایڈیٹر

نصراللہ خاں ناصر



حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"بیت الفتوح" لندن کی پُرمسرت افتتاحی تقریب کے موقعہ پر

اور اس کے تقاضوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ (البیت) کی تعمیر کے ساتھ کام ختم نہیں ہوا بلکہ اسے خاص اللہ کی خاطر عبادت کرنے والے نمازیوں سے آباد کرنا ہے۔ اور ...... اصل زینت ان کے نمازیوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق دے کہ وہ جو بھی (البیت) بنائیں اس کی خالص بنیاد تقویٰ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں ہو......

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یاد رکھیں ......احمدیت کی فتح اب ان......کو آباد کرنے سے ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور ان......کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو۔

نماز جمعہ وعصر کے بعد جب حضور...... باہر تشریف لائے تو بچیوں اور بچوں نے لا الہ الا اللہ اور دیگر پاکیزہ نغمات کورس کی صورت میں مل کر گائے۔

اس (البیت) کی تعمیر میں برطانیہ کے احمدیوں کے علاوہ دنیا بھر سے کثیر تعداد میں احمدیوں نے مالی قربانی میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ برطانیہ کے احمدی مردوزن نے اس کی تعمیر میں بڑے ذوق وشوق اور دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر قدم قدم پر جماعت کی نصرت فرمائی اور بالآخر یہ سادہ مگر نہایت دلکش اور پُر وقار (البیت) تعمیر ہوئی۔ اس نہایت مبارک اور پُر مسرت موقع پر تمام احمدی احباب بے حد خوش تھے۔...... ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور دیگر پریس میڈیا نے بھی غیر معمولی دلچسپی لی۔ افتتاح سے ایک روز قبل جمعرات ۲/اکتوبر کو بیت الفتوح میں منعقدہ پریس کانفرنس میں ۸۰ سے زائد پریس میڈیا کے نمائندے، فوٹو گرافرز وغیرہ شامل ہوئے۔ اس موقع پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو۔کے، مکرم ناصر خان صاحب پروجیکٹ کوآرڈینیٹر اور اس پراجیکٹ کے آرکیٹیکٹ نے پریس کے نمائندگان کو بریفنگ دی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

اگلے روز تمام بڑے بڑے اخبار و نیوز ایجنسیوں، نیز ریڈیو، ٹی وی نے (البیت) کی تصاویر کے ساتھ خبریں نشر کیں۔ ان ایام میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اپنی نشریات میں......تعمیر کے مختلف مراحل، مختلف زاویوں سے......خوبصورت مناظر ......تعمیر کے فنی پہلوؤں پر معلومات افزا پروگرام نشر کئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مشتمل خوبصورت نغمات پیش کئے۔

اللہ تعالیٰ اس (البیت) کے افتتاح کو ہر لحاظ سے بے حد مبارک فرمائے اور یہ (البیت) نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ بھر میں خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور حقیقی (دینی) تعلیمات کی اشاعت میں عظیم الشان کردار ادا کرنے والی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ اپنے سچے، مخلص، عبادت گزار بندوں سے آباد رکھے۔ (آمین)

(بشکریہ (خلاصہ) از اخبار احمدیہ اکتوبر نومبر ۲۰۰۳ء)

لندن میں بیت الفتوح (مورڈن) کی خصوصی افتتاحی تقریب

''ہر احمدی کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا''

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۴ ممالک کے نمائندگان ۷ ممالک کے ہائی کمشنرز اور سفیروں، برطانیہ کے ممبران پارلیمنٹ، میئرز اور وزراء سمیت تقریباً ۱۶۰۰ احباب نے تقریب میں شرکت کی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کی نئی تعمیر شدہ ''بیت الفتوح'' مورڈن کا افتتاح اگرچہ ۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ عمل میں آ گیا تھا۔ تاہم بعد ازاں افتتاحی تقریبات کے سلسلہ کی ایک اور خصوصی تقریب ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ ''بیت الفتوح'' سے ملحقہ وسیع وعریض ''طاہر ہال'' میں منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی اور حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ اس تقریب کی کارروائی...... ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے عالمی نشریاتی رابطہ پر بھی پیش کی گئی۔

اس موقع پر برطانیہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے چیدہ چیدہ افراد کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لانے والے معززین نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس تقریب میں شامل ہونے کیلئے ۲۴ ممالک سے بطور خاص تشریف لانے والے نمائندگان کے علاوہ ۷ ممالک کے ہائی کمشنرز، ڈپٹی ہائی کمشنر اور سفیر صاحبان، برطانیہ اور کینیڈا کے پارلیمنٹ، یورپی یونین کے ممبران پارلیمنٹ، گھانا کے ڈپٹی وزیر انرجی، لارڈ ایوبری، لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر، لندن کے مختلف علاقوں کے میئر صاحبان نیز کرائیڈن اور لیمنگٹن سپا کے میئر صاحبان بھی موجود تھے۔ اس پُر وقار تقریب میں چھ سو سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس تقریب کے شرکاء سے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ (دینی) تعلیم یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو جو ہمارا خالق ہے حاضر ناظر جانیں اور دلوں میں اس کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ

وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ پیار، محبت اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ یہ اس تعلیم کا خلاصہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے ہمیں دی ہے۔......... آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام نے فرمایا ہے: ''......ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظلِ عاطفت کے نیچے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے، مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا۔''

(تحفہ قیصریہ صفحہ نمبر ۲۹)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ 'دین حق' کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کو اچھی طرح جانتے ہیں یا اس کے ساتھ ان کا رابطہ ہے وہ اس بات کی توثیق کر سکتے ہیں کہ احمدی......قانون شکنی، جرائم یا ایسے اقدام جن سے مخلوق خدا کو نقصان پہنچے کوسوں دور رہتے ہیں یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت پر کمر بستہ رہی ہے اور ہم افریقہ کے غریب ممالک میں بلا استثناء مذہب، انسانیت کی خدمت ہسپتالوں اور سکولوں کی صورت میں کر رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین سے ایک عہد لیا ہوا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں تا کہ دنیا کو (دین حق) کے اصلی چہرے سے روشناس کروائیں اور اس کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں رواج دیں تو انہیں اس بات کا بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق وسائل کو استعمال کر کے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے کام کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ انسان کی تخلیق کے دو مقاصد ہیں: اولاً صرف خدائے واحد کی پرستش کرے اور دوئم یہ کہ وہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے۔......... آپ نے فرمایا کہ میری دلی تمنا ہے کہ آپ جس جگہ بھی رہتے ہیں کسی بھی مذہب، نسل یا قومیت سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اردگرد امن کا ماحول قائم کریں اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا کریں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھیں پھر ہمیں کوئی بھی اس تباہی سے نہیں بچا سکتا جس کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے۔ یقیناً یہ تباہی دوسری جنگ عظیم کی تباہی سے زیادہ ہولناک ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ انسانوں کی بھلائی کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی اور اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور اسی سے مدد حاصل کرنا ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر انسان اپنے مقصد کو پا نہیں سکتا۔

آخر پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کر کے آپؑ کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح

موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں۔'' (لیکچر لاہور صفحہ ۳۴ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کما حقہ، انجام دینے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس تقریب سے مرٹن بارو کی میئر میڈ میکسن مارٹن Maxine Martin برطانیہ کے رکن پارلیمنٹ راجر کاسیل Roger Cascle MP کینیڈا کے رکن پارلیمنٹ جم کری جیانس Jim Karygiannis MP برطانیہ سے ایک اور رکن پارلیمنٹ ڈومینق گریوس Dominique Greaves MP نیز لارڈ ایوبری اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی خطاب کیا۔

میئر آف مرٹن

میئر آف مرٹن محترمہ میکسن مارٹن نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ وہ اس تقریب میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور یہ کہ انہیں بہت خوشگوار حیرت اس بات پر ہے کہ ان کے دور میں اس (البیت) کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس امر پر بھی مسرت کا اظہار کیا کہ آج شام مختلف طبقات فکر اور مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد...... اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ اس شاندار تقریب میں شرکت کر سکیں۔

امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بڑا مقصد یہی تھا کہ انسان کو خدا کے قریب لایا جائے۔ ہندوستان سے باہر برطانیہ وہ پہلا ملک تھا جہاں جماعت احمدیہ نے اپنا پہلا مبلغ بھجوایا اور یہی وہ پہلا ملک تھا جہاں بیرون ہندوستان پہلی احمدیہ (البیت) ۱۹۲۶ء میں تعمیر ہوئی۔ آج برطانیہ بھر میں جماعت احمدیہ کی اسّی شاخیں اور بیس ہزار سے زیادہ احمدی اس ملک میں مقیم ہیں جن کا تعلق زندگی

کے ہر شعبہ سے ہے۔اگر ہم ''بیت الفتوح'' سے دنیا بھر میں امن کا پیغام پھیلانے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو یقیناً اس تعمیر کا مقصد پورا ہو جائے گا۔.....

برطانوی رکن پارلیمنٹ

لندن کے علاقہ ومبلڈن سے منتخب رکن پارلیمنٹ عزت مآب راجر کاسیل نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس...... کی تعمیر کی تکمیل سے ایک نیا باب نہ صرف احمدیوں بلکہ ہم سب کی زندگیوں میں بھی کھلا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں مظالم برداشت کرنے والے احمدی ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہیں گے اور میں اور میرے ساتھی، احمدیوں کی نمائندگی میں، اپنی حکومت کے متعلقہ وزراء سے اس بارہ میں ہمیشہ گفتگو کرتے رہیں گے۔

نائب وزیر غانا

مغربی افریقہ کے ملک غانا سے تشریف لانے والے عزت مآب کو بینا طاہر حمود نائب وزیر برائے توانائی نے غانا کے وائس پریذیڈنٹ کی نمائندگی کرتے ہوئے تقریب سے خطاب کیا۔انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک عیسائی وفد کو عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اس لئے مساجد صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ خدا کی عبادت کرنے والے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والوں کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں۔مساجد خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور انسانیت کی مساوات کی علمبردار ہوتی ہیں۔یہ امن اور تحفظ مہیا کرنے کی جگہ ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان کے ملک غانا میں جماعت احمدیہ امن کا پرچار کرنے،قومی وحدت کے قیام اور بلند علمی اور اخلاقی مقام کی حامل جماعت ہے۔مجھے امید ہے اور میری دعا کہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ ہمیشہ (البیت) بیت الفتوح سے بلند ہوتا رہے۔

کینیڈین رکن پارلیمنٹ

کینیڈا کے رکن پارلیمنٹ عزت مآب جم کاریگیانس نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے اگرچہ ربوہ کا نام تبدیل کر دیا ہے لیکن دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں...... کے لئے یہ نام ہمیشہ ''ربوہ'' ہی رہے گا۔انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک.......... تہتروں فرقہ جماعت احمدیہ ہی ہے(جس کے بارہ میں حدیث میں ناجی کا لفظ بیان کیا گیا ہے)انہوں نے مزید کہا کہ وہ لوگ جو''بیت الفتوح'' کو.......... کا نام دینے پر معترض ہیں، وہ (دینی) تعلیمات سے بے خبر لوگ ہیں۔

کینیڈا کے وزیراعظم کا پیغام

آپ اپنے ہمراہ کینیڈا کے آئندہ ہونے والے وزیراعظم عزت مآب پال مارٹن کا ایک پیغام بھی لائے تھے جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ سالہا سال سے کینیڈا کی احمدیہ جماعت کی مختلف تقاریب میں شامل ہوتے ہوئے میں بہت خوشی محسوس کرتا رہا ہوں...... میری نیک خواہشات آپ سب کیلئے ہیں۔

برطانوی رکن پارلیمنٹ

برطانیہ کے رکن پارلیمنٹ عزت مآب ڈوینگ گریو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''بیت الفتوح'' فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے جس کا اظہار اس کے ماحول سے بخوبی ہو رہا ہے۔ انہوں نے کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر جناب ایان ڈنکن سمتھ کی طرف سے حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ پیغام بھی پہنچایا کہ وہ برطانیہ کی قومی زندگی میں جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہتے ہیں۔ پیغام میں کہا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کا ایک مذہبی جماعت کے طور پر برطانیہ کی قومی زندگی میں جو کردار ہے اس نے برطانوی معاشرہ کو بے شمار فوائد پہنچائے ہیں اس لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہوگا کہ...... بیت الفتوح کا افتتاح ہونے کے بعد (اس) کے ذریعہ جماعت کے کردار کا بھرپور اظہار ہو۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس...... کی بنیادیں ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی بہت اہمیت کی حامل رہیں گی۔

لارڈ ایوبری

لارڈ ایوبری نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ احمدیہ........... جماعت نہ صرف مرٹن یا برطانوی معاشرہ میں بلکہ دنیا بھر میں ہر اس جگہ نہایت اہم کردار ادا کرے گی جہاں یہ جماعت بسرعت ترقی پذیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ........... عظیم الشان منصوبہ جو یورپ کا سب سے بڑا منصوبہ ہے، نہ صرف برطانیہ میں ترقی کرتی ہوئی جماعت احمدیہ کو منفرد سہولتیں بہم پہنچانے کا باعث بنے گا بلکہ یہ سب کو یاد دلاتا رہے گا کہ (دین) کی مہذب اور انسانی وقار کی حامل روایات کیا ہیں جنہیں احمدیہ........... جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم پوری جماعت کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے دنیا بھر کو اور خصوصاً برطانوی معاشرہ کے لئے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس (البیت) کو پرامن فتوحات کے حصول کا ذریعہ بنا دے اور احمدیوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (بشکریہ اخبار احمدیہ لندن اکتوبر نومبر ۲۰۰۳ء)

بیت الفتوح مورڈن ـــ تاریخ کے آئینہ میں

○ ۲۸ مارچ ۱۹۹۹ء کو منعقد ہونے والی عیدالاضحیہ کی تقریب سعید ''بیت الفتوح'' کے احاطہ میں ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی اور بھنا ہوا گوشت تقسیم کیا گیا اور بچوں کو پھلوں کے جوس اور چاکلیٹ دیئے گئے۔ چائے کا انتظام بھی تھا۔

○ ستمبر ۱۹۹۹ء کے اخبار احمدیہ لندن کے مطابق بیت الفتوح کی تعمیر کے سلسلہ میں مقامی کونسل سے اجازت ملنے اور (البیت) کا ڈیزائن منظور کئے جانے کے بعد ـــ ۱۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے بیت الفتوح کا سنگِ بنیاد رکھا نومبر و دسمبر ۱۹۹۹ء کے اخبار احمدیہ میں سنگ بنیاد کی تقریب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ حضور انور کے دست مبارک سے سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد مزید چودہ افراد نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

○ اپریل ۲۰۰۰ء کے احمدیہ بلیٹن کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی طرف سے ...... تعمیر کا باقاعدہ آغاز مئی میں کئے جانے کا اعلان ہوا۔

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۱ء میں بیت الفتوح کے لئے مزید پانچ ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ پھر حضور کے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۲۳؍فروری ۲۰۰۱ کا بھی ذکر ہوا جس میں حضور نے پانچ ملین کی تحریک پر جماعت کی طرف والہانہ لبیک کہنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تک ۳ء۳ ملین پاؤنڈ کے وعدے آچکے ہیں جبکہ عورتوں نے زیور بھی بڑی تعداد میں پیش کئے ہیں اور بعض دوستوں نے اپنے پلاٹس پیش کئے ہیں۔

○ اسی عرصہ میں قرب وجوار میں موجود احباب کی طرف سے مخالفت کی ابتداء بھی ہوئی جو بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً ختم ہوگئی۔ (البیت) کے ڈیزائن اور مسقف حصہ میں وسعت کے بارہ میں بھی اس مضمون میں ذکر ہے اور قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کونسل اور دیگر اداروں سے بات چیت کے نتیجہ میں مختلف فیصلوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

○ ۸؍جولائی ۲۰۰۱ء کو بیت الفتوح مورڈن کا نیا حتمی ڈیزائن حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا جسے حضورؒ نے ۱۱؍جولائی ۲۰۰۱ء کو منظور فرمایا۔

○ بیت الفتوح کی بنیادوں کی تکمیل کے بعد اندرونی ضروریات کے لئے ٹیکنیکل ڈرائنگز تیاری ہوئی اور یہ توقع ہوئی کہ بیت الفتوح مارچ ۲۰۰۳ء تک مکمل ہوجائے گی۔

○ بیت الفتوح پُر رونق علاقہ مورڈن میں لندن روڈ پر واقع ہے اور مغربی یورپ کی سب سے بڑی ''البیت'' ہے۔

○ جس جگہ بیت الفتوح تعمیر کی گئی ہے وہاں پہلے ایکسپریس ڈیری کی بلڈنگ تھی۔ اس کا کل رقبہ ۲ء۵ ایکڑ ہے۔ جو

۲۹/مارچ ۱۹۹۶ء کو ۳ء۲۳ ملین پاؤنڈ کی رقم سے خرید اگیا تھا۔

- بیت الفتوح کے گنبد کا قطر ۱۶ میٹر ہے جو کہ چھت سے آٹھ میٹر اور زمین سے ۲۳ میٹر اونچا ہے۔ اس کے ۳۷۷ مربع میٹر پر سٹین لیس سٹیل کی تہہ بچھائی گئی ہے۔ (البیت) کے ایک مینار کی بلندی ۲۵ء۵ میٹر ہے جبکہ دوسرے مینار کی بلندی ۳۵ میٹر ہے۔
- اس کی تعمیر کے لئے ۷۲۴۶ مربع میٹر زمین کھودی گئی اور ۵۶۴۷ ٹن کنکریٹ استعمال کیا گیا۔ (البیت) میں ۳۸۷۰۰ مربع فٹ کارپٹ بچھایا گیا ہے۔ (البیت) کے زیر زمین ہال میں ۱۹۹۵، زمین پر موجود ہال میں ۱۳۴۷، پہلی منزل پر ۲۰۲۸ اور دوسری منزل پر ۶۶۲ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ۶۰۳۲۔ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جبکہ ملحقہ ہالوں میں قریباً سات ہزار اضافی نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔
- بیت الفتوح کمپلیکس میں دفاتر، کانفرنس روم، لائبریری اور ورزش کیلئے مخصوص ہال بھی تعمیر کئے گئے ہیں بیت الفتوح کی خبریں دنیا بھر کے ۴۶ اخبارات نیوز ایجنسیوں، ٹی وی اور ریڈیو نے دیں۔

یوم تحریک جدید مورخہ ۹/اپریل ۲۰۰۴ء کو منایا جائے

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا ''یوم تحریک جدید'' ۹/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:۔

(۱)۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔ (۲)۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔ (۳)۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں (۴)۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ (۵)۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔ (۶)۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ (۷)۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔ (۸) مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 9۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائیں اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

‹بیت الفتوح کے افتتاح کے مبارک موقع پر›

کیسے شکر و ثنا تیری ہو ذوالمنن
سب ہے بخشش تری، سب ہے تیری عطا
ہم چلے رکھ کے پلکوں پہ تیرے سخن
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

مالک الملک ہے تو خدائے زمن
تیرے فرمان پر بابِ فتح کھلا
تیرے صدقے، کہا تو نے خدّامِ من
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

ارض مغرب پہ آئی مبارک گھڑی
وقت کی رہگزر میں ہے صبح نئی
قلبِ یورپ سے چھٹنے لگی تیرگی
جگمگانے کو ہے مہرِ موعود بھی
ہونے والے ہیں روشن یہ دشت و دمن
تیرے صدقے کہا تو نے خدّامِ من
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

بابِ فتح کو فتح مبیں میں بدل
اے خدائے محمدؐ، اے عزّ و جل
ہم سبھی ہیں غلامِ شہ انبیاؑ

تو ہے مولیٰ ہمارا، ہمیں دے وہ پھل
جن سے دائم رہے آبروئے چمن
تیرے صدقے، کہا تو نے خدّامِ من
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

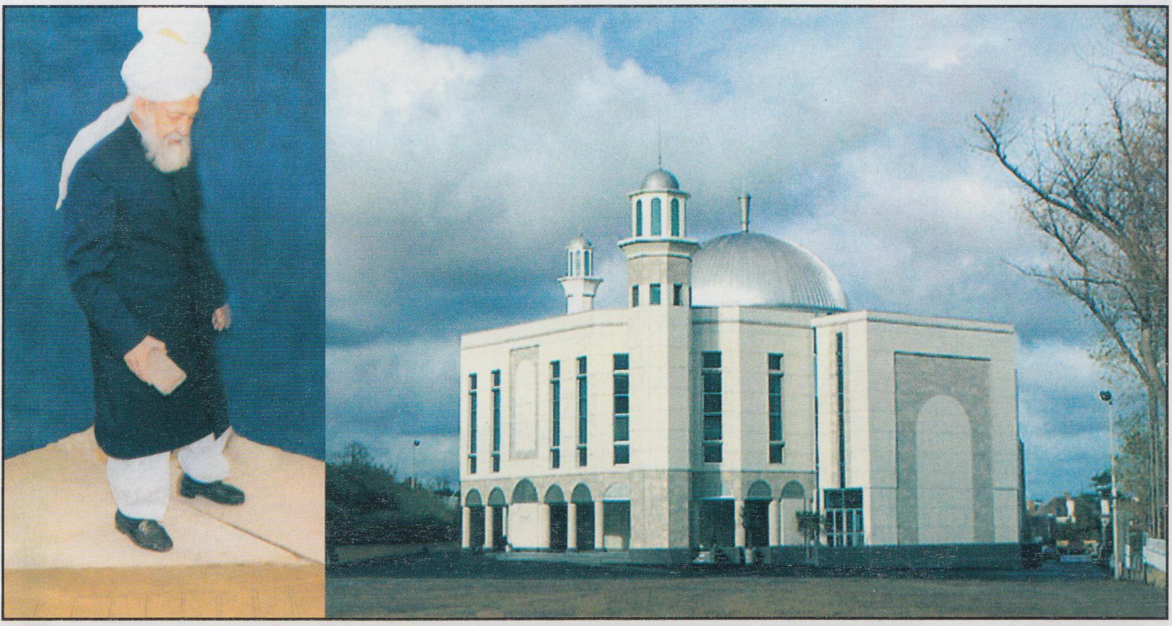
خواب طاؔہر ہو، تعبیر مسرؔور کی
اس میں پوشیدہ تیری ہی تقدیر تھی
تھا کسے یہ گماں، تھی کسے یہ خبر؟
کیسے جا کر ملے گی کڑی سے کڑی
ہم تو سب جانتے ہیں اطاعت کا فن
تیرے صدقے، کہا تو نے خدّامِ من
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

ہم تو ایماں کی مشعل اٹھائے ہوئے
آئے در پر ترے، سر جھکائے ہوئے
بارگہ میں تری، عجز و صدق و صفا
لائے طشت دعا میں، سجائے ہوئے
پوری کر دے مرادیں ہماری سجن
تیرے فرمان پر باب فتح کھلا
ہم چلے رکھ کے پلکوں پہ تیری سخن
تیرے صدقے، کہا تو نے خدّامِ من
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا - اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

(جمیل الرحمٰن)

(بشکریہ از اخبار احمدیہ لندن اکتوبر نومبر ۲۰۰۳ء)

بیت الفتوح کے سنگ بنیاد کی تقریب (۱۹/اکتوبر ۱۹۹۹ء)



حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت الفتوح'' مورڈن (لندن) کا سنگ بنیاد رکھا
بیت الفتوح کی تعمیر و تکمیل میں مولیٰ کریم کے حضور آپ کی دعاؤں اور انتھک محنت کا بڑا دخل رہا۔ آپ لندن میں ۱۹/اپریل ۲۰۰۳ء
کو وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ اس نفسِ مطمئنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعودؑ کی بنی نوع انسان سے شفقت و ہمدردی

مرتبہ : ریاض محمود باجوہ صاحب

"پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے......"

حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ جو عہد بیعت لیتے۔ اس کی شرائط میں سے دو شرطیں یہ ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا یہ عہد کرے کہ "عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح۔"

اور "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔" (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کس قدر جذبہ تھا اس کا اندازہ ان شرائط بیعت سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ مخلوق خدا سے اپنی دلی محبت اور غمخواری کا اظہار کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔" (اربعین نمبر ۱ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۴)

آپ کے ان خیالات کی تائید میں آپ کی زندگی کا ہر لمحہ گواہ کے طور پر کھڑا ہے کہ کس طرح دن رات آپ نے بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی میں بسر کئے۔ اسی تعلق میں چند واقعات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

آپؑ اپنے وقت کا بہت سا حصہ دیہات کی گنوار عورتوں اور بچوں کے علاج میں صرف کردیتے تھے۔ ایک دفعہ اس صورتحال کو دیکھ کر حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی ...... نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا حضرت یہ تو بڑا زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے تو آپ نے فرمایا:۔

''یہ بھی ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوار کھا کرتا ہوں۔ وقت پر کام آجاتی ہیں ...... یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے۔'' (سیرت مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ ۳۵)

بنی نوع انسان کی ہمدردی کے سلسلہ میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔'' (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ ۸۲۔۸۳)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ...... آپ کی سیرت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''قادیان میں ایک شخص نہال چند (نہالا) بہادر راج ایک برہمن تھا اپنی جوانی کے ایام میں وہ ایک مشہور مقدمہ باز تھا۔ آخر عمر تک قریباً اس کی ایسی حالت رہی۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدسؑ کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے پھر سلسلہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت نہایت خراب ہوگئی۔ اور یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی روزانہ ضروریات کیلئے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اس نے ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کے

دروازے پر آ کر ملاقات کی خواہش کی اور اطلاع کرائی حضرت صاحب فوراً تشریف لے آئے۔ اس نے سلام کر کے اپنا قصہ کہنا شروع کیا۔ حضرت اقدسؑ نے نہ صرف تسلی دی بلکہ پچیس روپے کی رقم لا کر اس کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا کہ فی الحال اس سے کام چلاؤ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کے بعد اس شخص کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینے دو مہینے کے بعد آتا اور ایک معقول رقم آپ سے اپنی ضروریات کے لئے لے جاتا۔ وہ نہ صرف حضرت اقدسؑ سے لیتا تھا بلکہ حضرت خلیفہ اول ...... سے بھی اس نے بطور قرض ایک معقول رقم ایک خاص وعدہ پر لی تھی۔ جب وہ وعدہ کا وقت گزر گیا تو حضرت خلیفہ اول ...... نے اس سے مطالبہ کرایا۔ مگر اس نے یوں ہی سرسری جواب دے کر ٹال دیا۔ آخر حضرت خلیفہ اول ...... نے مجھے فرمایا کہ میں اس سے مطالبہ کروں۔ میں نے جب اس کو کہا تو اس نے مندرجہ بالا واقعہ اپنا بیان کیا اور کہا کہ "مولوی صاحب بار بار آدمی بھیجتے ہیں۔ مرزا جی تو مجھے ہمیشہ روپیہ دیتے ہیں اور اس سے میرا گزارہ چلتا ہے"

میں نے آ کر حضرت خلیفہ اول ...... سے واقعات عرض کئے تو فرمایا کہ اچھا اب اس کو نہ کہنا۔"

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی ...... جلد دوم صفحہ ۲۹۹۔۳۰۰)

پنڈت لیکھرام جو دین حق کا بدترین دشمن تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاکت پر تو آپ کی عجیب حالت تھی۔ پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی بھی تھی لیکن انسانی ہمدردی کی بنا پر آپ کو لیکھرام کی ہلاکت کا دکھ بھی تھا لیکھرام کی ہلاکت پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک انسان کی جان جانے سے تو ہم دردمند ہیں اور خدا کی ایک پیشگوئی پوری ہونے سے ہم خوش بھی ہیں۔ کیوں خوش ہیں؟ صرف قوموں کی بھلائی کیلئے کاش وہ سوچیں اور سمجھیں کہ اس اعلیٰ درجہ کی صفائی کے ساتھ کئی برس پہلے خبر دینا یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کیلئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۲۸)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ...... ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبدالکریم ...... نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعاء کے اوپر میرا حجرہ تھا۔ اور میں اسے بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اور آپ اس طرح بہ آستانہ الٰہی گریہ وزاری کرتے تھے۔ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بیقرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کیلئے طاعون کے

عذاب سے نجات کیلئے دعا کرتے تھے۔ کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا یہ خلاصہ اور مفہوم حضرت مخدوم الملت کی روایت کا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کیلئے اس قدر حریص تھے۔ کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے (باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی) رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔'' (سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی.....جلد سوم صفحہ ۴۲۸)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے......نے حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی......کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

''کہ ایک دفعہ جب حضرت صاحب باہر سے اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے۔ کسی فقیر نے آپ سے کچھ سوال کیا مگر اس وقت لوگوں کی باتوں میں آپؑ فقیر کی آواز کو صاف طور پر سن نہیں سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؑ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی فقیر نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر نہ پایا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر خود بخود آ گیا اور آپ نے اسے کچھ نقدی دے دی۔ اس وقت آپ محسوس کرتے تھے۔ کہ گویا آپ کی طبیعت پر سے ایک بھاری بوجھ اٹھ گیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو واپس لائے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۸۶)

حضرت حافظ روشن علی صاحب......کی روایت ہے کہ:۔

''جب منارۃ المسیح کے بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہو گی چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (بیت) مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایت کرنے والے تھے وہ بھی اس کے ساتھ تھے حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اسی گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بڈھا مل بیٹھا ہے۔ آپ اسے پوچھ لیں۔ کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقعہ ملا ہو اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو اور پھر اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقعہ ملا ہو۔ تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ میں اس وقت بڈھا مل کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے ڈال کر اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی مونہہ سے نہیں بول سکا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۲۔۱۵۳)

حضرت مولانا شیر علی صاحب......کی روایت ہے کہ:

''مارٹن کلارک کے مقدمہ میں ایک شخص مولوی فضل الدین لاہوری حضور کی طرف سے وکیل تھا۔ یہ شخص غیر احمدی

تھا۔ اور شاید اب تک زندہ ہے اور غیر احمدی ہے۔ جب مولوی محمد حسین صاحب سے پوچھا۔ کہ اگر اجازت ہو تو میں مولوی محمد حسین صاحب کے حسب ونسب کے متعلق کوئی سوال کروں۔ حضرت صاحب نے سختی سے منع فرمادیا کہ میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور فرمایا لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا۔ کہ واقعہ خود مولوی فضل دین نے باہر آ کر ہم سے بیان کیا تھا۔ اور اس پر اس بات کا بڑا اثر ہوا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا تھا کہ مرزا صاحب نہایت عجیب اخلاق کے آدمی ہیں۔ ایک پرلے درجہ کا دشمن ہے اور وہ اقدام قتل کے مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت میں پیش ہوتا ہے اور میں اس کا حسب ونسب پوچھ کر اس کی حیثیت کو چھوٹا کر کے اس کی شہادت کو کمزور کرنا چاہتا ہوں اور اس سوال کی ذمہ داری بھی مرزا صاحب پر نہیں تھی۔ بلکہ مجھ پر تھی مگر میں نے جب پوچھا۔ تو آپ نے بڑی سختی سے روک دیا۔ کہ ایسے سوال کی میں ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ خدا ایسے طریق کو ناپسند کرتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے نسب میں بعض معیوب باتیں سمجھی جاتی تھیں۔ واللہ اعلم۔ جن کو وکیل اپنے سوال سے ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ مگر حضرت صاحب نے روک دیا۔ دراصل حضرت صاحب اپنے ہاتھ سے کسی دشمن کی بھی ذلت نہیں چاہتے تھے۔ ہاں جب خدا کی طرف سے کسی کی ذلت کا سامان پیدا ہوتا تھا تو وہ ایک نشان الٰہی ہوتا تھا جسے آپ ظاہر فرماتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۷۔ ۲۴۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر:۹) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو...... ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز (دین حق) کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے، لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔''

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ کالم ۳)

☆..................☆............☆

قراردادِ تعزیت

بروفات مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

مجلس انصار اللہ پاکستان کا یہ اجلاس مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ شیخ صاحب مرحوم کو خدا کے فضل سے مختلف حیثیتوں سے تقریباً ۷۰ سال تک غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی آپ حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد فضل لندن کے فرزند اور حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب اعزازی مبلغ بورنیو فلپائن اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق نائب ناظر تعلیم حال لندن کے بھائی تھے۔ حضرت المصلح الموعود...... نے بطور استاد دینیات نصرت گرلز سکول قادیان میں تقرری کرتے ہوئے فرمایا: ''میرا ارادہ تھا کہ اس آسامی پر کسی لڑکی کو مقرر کروں مگر محبوب عالم خالد کے الفضل میں دو مضامین پڑھ کر میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ ان کو اس آسامی پر لگا دیا جائے۔''

یکم جون ۱۹۳۶ء کو شروع کیا گیا یہ سلسلہ تعلیم و تدریس، مدرسۃ البنات، مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان، تعلیم الاسلام کالج قادیان، لاہور، ربوہ میں ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء کو ریٹائرمنٹ تک ۳۳ سال جاری رہا اس دوران ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعود نے جب مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپ بھی اس کے بانی اراکین میں سے تھے اور پہلے جنرل سیکرٹری (معتمد) منتخب ہوئے۔ خدام الاحمدیہ کے علاوہ مجلس انصار اللہ کے دستور سازی اور انتظامی ڈھانچہ کی تشکیل میں بنیادی ارکان میں شامل رہے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۱۲ سال تک قائد عمومی رہے اور پھر آخر دم تک مجلس انصار اللہ کے رکنِ خصوصی رہے۔

۱۹۶۹ء میں شعبہ تعلیم سے ریٹائرڈ ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کو ناظر مال آمد مقرر فرمایا۔ ۷۳-۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۱ء تک کے عرصہ میں آپ کو وقفہ وقفہ سے کل ۶ سال ۸ ماہ تک پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی خدمت کا اعزاز حاصل رہا۔ ۲ مئی ۲۰۰۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکرم شیخ صاحب کو صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے عہدہ جلیلہ پر فائز فرمایا۔ اس عہدہ پر آپ اپنی وفات تک قائم رہے۔ اس طرح ۹۵ سال کی عمر تک خدمتِ سلسلہ کی توفیق پائی۔......

ہم اراکین مجلس انصار اللہ پاکستان اپنے اس قدیم، بےلوث، مخلص، منکسر المزاج، خادمِ سلسلہ، بزرگ بھائی کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحوم کے فرزند مکرم منور شمیم خالد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ پاکستان اور سب پسماندگان عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس باوفا دعا گو بزرگ رفیقِ کار اور بےنفس خادمِ سلسلہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت الفاظ:

''انہوں نے زندگی بھر خلافتِ احمدیہ سے وفا کے نئے سے نئے معیار قائم کئے اور میرے وقت میں انہوں نے وفا کے جو دیئے جلائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو ہمیشہ ان کو روشن رکھنے کی توفیق دے۔''

دہراتے ہوئے آمین ثم آمین کہتے ہیں۔

ہم ہیں اراکینِ مجلسِ عاملہ انصار اللہ پاکستان

مذہب اور انسانی ہمدردی

از: نذیر احمد خادم صاحب

''حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ کہ مخلوق خدا کی عیال اور کنبہ ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ یہ پہلا سبق ہے کتاب ھدیٰ کا کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا''

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں حضرت رسول کریم ﷺ کو اسی لئے ''رحمۃ للعالمین'' کا خطاب عطا فرمایا کہ ہم آپ کی شان رحمت کے مطابق خدا کے بندوں سے رحم دلی اور عفو و کرم کا سلوک کریں اور حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور تعلیم کو اپنائیں۔ مسند احمد جلد دوم میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں ''مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔'' اسی طرح آنحضورؐ نے ہر انسان کی جان مال اور عزت و آبرو کی حرمت قائم فرمائی ہے۔ (بخاری کتاب الایمان) حضور ﷺ نے ساری زندگی دکھ پر دکھ برداشت کئے مگر دکھ دینے والوں کو سکھ دیا۔ ان کے لئے دعا ہی کی۔ کسی سے کبھی انتقام نہ لیا۔ حضرت عائشہؓ گواہی دیتی ہیں کہ ''آپؐ نے اپنی ذات کیلئے کبھی کسی ظلم وزیادتی کا انتقام نہ لیا۔'' (مسلم) رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ یہاں صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ مشہور یہودی جرنیل مرحب کی بہن نے گوشت میں زہر ملا کر یہ بھنا ہوا گوشت تحفہ کے طور پر حضورؐ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو محفوظ رکھا۔ مگر آپؐ کے ایک صحابیؓ اس زہر کے اثر سے وفات پا گئے۔ اس عورت کے اقبال جرم کے باوجود آنحضورؐ نے اسے معاف فرما دیا۔ (ابو داؤد کتاب الدّیات) غزوۂ ذات الرقاع میں ایک شخص غوث بن حارث نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو سوتے ہوئے پا کر تلوار اٹھائی اور آپؐ پر قاتلانہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو خدا دادرعب وہیبت سے وہ کانپ کر رہ گیا۔ اب وہ حضورؐ کے رحم و کرم پر تھا لیکن آپؐ نے اس کی جان بخشی کر دی (بخاری کتاب المغازی) حضرت نبی اکرم ﷺ نے رئیس المنافقین کی تمام تر شرارتوں اور گستاخیوں کے باوجود اس کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے ساتھ اس کی قبر تک تشریف لے گئے اور اس کی تدفین تک وہاں موجود رہے۔ (بخاری کتاب الجنائز) فتح مکہ کے موقع پر بڑے بڑے دشمنوں کو معارف کر دیا۔ آپ کی رحمت اور عفو و کرم نے جان کی امان دی۔ ایک شخص ھبار بن الاسود جس نے مکہ سے ہجرت مدینہ کے دوران قاتلانہ حملہ کر کے رسولؐ خدا کی ایک صاحبزادی کو زخمی کیا جس سے وہ وفات پا گئیں۔ اس ظالم کو بھی آپ نے معاف فرما دیا۔ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ کو جس نے عمر بھر دین حق کی عداوت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کو عمرہ سے روکا، حدیبیہ کے معاہدہ کو توڑنے میں نمایاں کردار ادا کیا پھر فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ کی طرف سے عفو عام اور امن وامان کے اعلان کے باوجود اپنے ساتھیوں

سمیت ایک مسلمان دستہ پر حملہ آور ہو کر حرم کعبہ میں خونریزی کا مرتکب ہوا اور بالآخر یمن کی طرف فرار اختیار کیا۔ اس کی بیوی ام حکیم قبول اسلام کے بعد حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے خاوند کی معافی کی طالب ہوئی تو رحمت مجسم ﷺ نے اسے معاف فرمادیا وہ عکرمہ کو واپس لے کر آئی۔ وہ حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نہ صرف حضور نے اسے معاف فرمادیا بلکہ اس کو خوش آمدید کہا اور اس کے اعزاز کیلئے حضورؐ کھڑے ہوگئے۔ (سیرت الحلبیہ جلد ۳ ص: ۹۲ موطا امام مالک کتاب النکاح)

یہ ہے ایک جھلک اللہ تعالیٰ کے اس مقدس رسول ﷺ کے اخلاق کریمانہ، صفات حسنہ، احترام آدمیت و تکریم انسانیت اور خونی و جانی دشمنوں تک کو اپنے دامن عفو و کرم میں امان دینے کی جسے حق تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور ہمارے لئے کامل اور بہترین نمونہ قرار دیا۔ پس آج ہمارے شہر و دیہات، ہمارا معاشرہ اور ہماری عبادت گاہیں اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے سے ہی امن و سلامتی کے حصار بن سکتے ہیں ہر فساد کا یہی علاج ہے کہ ہم آپؐ کی سیرت طیبہ اور اس اسوہ حسنہ سے اپنے کردار کو مزین کر کے نہ صرف اپنے معاشرہ کو امن و امان کی جیتی جاگتی تصویر بنائیں، بلکہ اپنے وطن کو جنت نظیر بنائیں بلکہ کل عالم کو حسن و احسان محمدؐ کا گرویدہ بنا کر اس کے عافیت اور سلامتی کے حصار میں داخل ہونے کا موجب بن جائیں۔

گزشتہ دنوں اخبار جنگ ملتان ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۳ء میں جناب محمد اظہار الحق نے ہمارے امن و سلامتی والے مذہب پر فکر انگیز تبصرہ کیا ہے۔

''نماز تو سکون چاہتی ہے، اسے تو ذرا سا خلل بھی پسند نہیں، اسی لئے گھر کی گہما گہمی اور شور و غوغا چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا تو اب جب مسجدیں قتل گاہیں بن گئی ہیں تو کلاشنکوفوں کا نشانہ بننے سے بہتر ہے کہ مسلمان مسجدوں سے واپس گھروں میں آجائیں۔

مسجدیں غیر محفوظ ہیں اور وہ بھی صرف مملکت خداداد میں! بھارت میں جہاں مسلمانوں کا خون بہانا روزمرہ کا معمول ہے۔ مسجدیں محفوظ ہیں۔ امریکا میں جہاں ۱۱ ستمبر کے بعد کسی بھی مسلمان دشمن کارروائی کی توقع کی جاسکتی ہے مسجدیں محفوظ ہیں۔ لیکن یہاں حالت یہ ہے کہ مسجدیں مسلح پولیس کے پہرے میں ہیں اور پھر بھی غیر محفوظ ہیں۔ بچے مسجدوں سے زندہ سلامت واپس آتے ہیں تو مائیں صدقے دیتی ہیں اور نفل پڑھتی ہیں اور بچوں کے آگے ہاتھ جوڑتی ہیں کہ نماز گھر پر پڑھ لو اور موت کے منہ میں نہ جاؤ۔

کیا رنگ نسل اور عقیدے کی بنیاد پر ایک انسان کا دوسرے انسان کو قتل کرنا جائز ہے؟ اس سوال کا جواب کون دے گا؟

افسوس بے شمار سخن ہائے گفتنی خوف فساد خلق سے ناگفتہ رہ گئے''

اگرچہ یہ قابل فکر صورت حال ہے۔ تاہم ہمارا کلچر امن و سلامتی اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اور وہ دین فطرت کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے۔

رسالہ استفتاء کی روشنی میں

پنڈت لیکھرام کے بارے میں پیشگوئی کا ظہور اور مخالفین کا ردعمل

تحریر: شاہد منصور صاحب گلشن اقبال کراچی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اطلاع پا کر صفات الٰہیہ کے اظہار انکشاف حق اور اتمام حجت کے لئے جو پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ وہ قرآن مجید کے بیان فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ الجن: ۲۷۔۲۸) کے مطابق صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہر عالم تاب کی مانند روشن اور چمکتی ہوئی دلیلیں ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں ایک عظیم الشان پیشگوئی مشہور معاند حق اور آریہ سماج کے لیڈر پنڈت لیکھرام کی موت کے بارے میں ہے۔ جو بڑی آب وتاب سے اللہ تعالیٰ کے قہری نشان کے طور پر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پوری ہوگئی۔ اور پوری ہندو قوم بالخصوص آریوں کے لئے تا ابد حجت ٹھہری۔ لیکن مخالفین کا وطیرہ رہا ہے کہ وہ سچائی کو کھلے دل سے تسلیم کرنے کی بجائے پیشگوئی کو ہی جھوٹا ثابت کرنے کے لئے شور مچاتے ہیں۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا پہلے تو آریہ صاحبان نے لیکھرام کی ہلاکت کو پیشگوئی کا نتیجہ ماننے ہی سے انکار کر دیا۔ جب اس میں انہیں ناکامی ہوئی تو پھر انہوں نے حضرت اقدس پر باقاعدہ الزام لگا دیا کہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے سازش کر کے پنڈت لیکھرام کو قتل کرا دیا ہے۔ اپنے اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے نہ صرف حضرت اقدسؑ کے خلاف اخباری مہم چلائی بلکہ بدلہ لینے کی دھمکیاں بھی دیں۔ نیز حکومت وقت کو بھی اپنے شور وغوغا اور احتجاج سے مجبور کیا کہ وہ حضرت اقدسؑ کے خلاف کارروائی کرے۔ چنانچہ پنجاب پولیس کے برطانوی افسران کے ذریعے حضرت اقدسؑ کی خانہ تلاشی اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ آریہ صاحبان کی یہ مذموم سازش ان کے دلوں تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ اخباروں کی خبروں اور اداریوں تک جا پہنچی۔ جیسا کہ اخبار آفتاب ہند اپنی ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کی اشاعت کے صفحہ ۵ کالم ا میں ''مرزا قادیانی خبردار'' کی اشتعال انگیز سرخی کے تحت لکھتا ہے کہ:

''مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے۔ آجکل اہل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں...... پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہئے کہ وہ بھی بقرعید کی قربانی نہ ہو جائے۔''

(بحوالہ سراج منیر روحانی جلد صفحہ ۴۳)

آفتاب ہند کی طرح دوسرے اخباروں رہبر ہند، اخبار عام، پیسہ اخبار وغیرہ میں بھی اسی طرح کی سازش کے الزامات

اور دھمکیوں والے مضامین شائع ہوتے رہے۔جس سے فضا خاصی مسموم ہوتی چلی گئی۔الزام تراشی کی اس مہم میں آریہ سماجی ہی تنہا شامل نہیں تھے بلکہ مسیح محمدیؑ کی دشمنی میں ان کے ہم نوا بن کر بہت سے عیسائی اور مسلمان علماء بھی شریک ہو گئے تھے جن میں مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی سرفہرست تھے جو اپنے منہ کی پھونکوں سے چراغ حق کو بجھا دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ زبانی سب وشتم اور اخباری دشنام طرازی کے علاوہ ہزاروں خطوط بھی حضرت اقدسؑ کو بھیجے گئے۔جن میں نہ صرف یہ کہ گندی گالیاں تھیں بلکہ آپؑ کو قتل کی دھمکیاں بھی تھیں۔لیکن یہ بھی ایک خوشگوار حقیقت ہے کہ ایسے بھی بے شمار خطوط حضرت اقدسؑ کو ملے جن میں بڑی صفائی سے تسلیم کیا گیا تھا کہ لیکھرام کے بارے میں آپؑ کی پیشگوئی برملا پوری ہوگئی۔

رسالہ استفتاء کی غرض وغایت اس مرحلہ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مناسب سمجھا کہ پیشگوئی کے مصدق لوگوں کی گواہی آئندہ نسلوں اور ایسے لوگوں کی آگاہی کے لئے محفوظ کر لی جائے جو دنیا کے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں تا کہ ثبوت رہے کہ الٰہی منشاء کے مطابق پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اس میں کسی قسم کا بھی جعل وسازش کا احتمال موجود نہیں ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں حضرت اقدسؑ نے ایک مختصر سا رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام ''استفتاء'' رکھا گیا یہ رسالہ ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء کو قادیان سے چھپ کر شائع ہوا۔اس رسالے کی تصنیف کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ :۔

''اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ آریہ قوم نے حد سے زیادہ اس بات پر زور دیا ہے کہ لیکھرام اس شخص یعنی راقم کی سازش سے قتل ہوا ہے۔اور میری دانست میں وہ کسی قدر معذور بھی ہیں کیونکہ وہ الہامی پیشگوئیوں کی فوق العادت طریق سے بالکل بے خبر ہیں۔وجہ یہ ہے کہ ان کے عقیدہ کی رو سے ہزار ہا برس سے الہامِ الٰہی پر مُہر لگ چکی ہے اور خدا کا کلام آگے نہیں پیچھے رہ گیا ہے۔اس لئے وہ کسی طرح سمجھ نہیں سکتے کہ خدا کی طرف سے ایسی پیشگوئیاں بھی ہوسکتی ہیں۔بہرحال ہمارے ہاتھ میں جو اپنی بریّت کے وجوہ ہیں۔ان کا بیان کر دینا نہ صرف لیکھرام کے حامیوں کے شبہات کو مٹانا ہے بلکہ ایسے لوگوں کے معلومات کو بھی وسیع کرنا ہے جو اس زمانے میں کسی الہامی پیشگوئی کے نفسِ مفہوم پر بھی اعتراض رکھتے ہیں اور غیب کی باتوں کو قبل از وقت بیان کرنا قانونِ قدرت کے خلاف خیال کر رہے ہیں۔غالباً یہ رسالہ ان لوگوں کے لئے بھی دلچسپ اور موجبِ زیادتِ علم ہوگا جو دلی شوق کے ساتھ اس بات کی تفتیش میں ہیں کہ کیا خدا حقیقت میں موجود ہے اور کیا وہ قبل از وقت کسی پر غیب کی باتیں ظاہر کر سکتا ہے۔اس غرض سے اس رسالہ میں تمام ایسے وجوہ بیان کئے گئے ہیں جو بخوبی ثابت کرتے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو لیکھرام کے بارہ میں کی گئی تھی وہ واقعی طور پر خدا کی طرف سے تھی اور کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ وہ انسان کا منصوبہ ہو یا انسان اس پر قادر ہو سکے۔اور اس بات کو ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کی درخواست لیکھرام نے آپ ہی کی تھی۔اور اس کو اسلام اور آریہ مذہب کے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا۔اور پھر بعد اس کے فریقین کی باہمی

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

امان ۱۳۸۳ ہش۔ مارچ ۲۰۰۴ء

جلد نمبر ۴۵

شمارہ نمبر ۳

اس شمارہ میں

ٹائٹل کی تصاویر شمارہ ہذا از احمدیہ بلیٹن لندن اکتوبر و نومبر ۲۰۰۳ء بشکریہ

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

کمپوزنگ: سفیر کمپوزنگ سنٹر۔ ربوہ

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ایک سو روپے

قیمت فی پرچہ ...... دس روپے

رضامندی سے دونوں فریق نے بڑے زور سے اس پیشگوئی کو شائع کیا تھا۔ اور جس طرح پہلوانوں کی کشتی ہوتی ہے۔ اسی طرح دونوں گروہ کا اس پیشگوئی پر خیال لگا ہوا تھا۔ آخر بڑی صفائی سے یہ پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی میں یہ بات نہایت عجیب ہے جس کو میں نے زبردست دلائل کے ساتھ اس رسالہ میں بیان کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی مارچ ۱۸۹۷ء کے مہینے سے جس میں لیکھرام قتل ہوا ہے ۱۷ برس پہلے ہماری کتاب براہین احمدیہ کے ایک الہام میں بڑی صفائی سے ذکر کی گئی ہے اور براہین احمدیہ کی تالیف کا وہ زمانہ تھا کہ شاید اس وقت لیکھرام ۱۲۔۱۳ برس کا ہوگا یہی وہ بات ہے جس کو خوب غور سے سوچنا چاہئے۔ اور یہی وہ امر ہے جس سے معرفت کی ترقی ہوگی اور خدا کے فعل اور انسان کے فعل میں کھلا کھلا فرق دکھائی دے گا۔ اور دل میں سکینت اور اطمینان پیدا ہو جائیں گے۔ اور غالباً اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی مفید ہوگا کہ ابھی میں نے اپنے ایک دوسرے رسالہ میں جس کا نام سراج منیر ہے اپنی بریت اور سچائی ثابت کرنے کے لئے ایک اور سلسلہ گواہ کی طرح پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں جو لیکھرام کے مرنے سے پہلے پوری ہو چکی تھیں۔ رسالہ مذکور میں جمع کر کے رکھ دی ہیں۔ اور نہایت لطیف طور پر ان کا نظام دکھلایا ہے۔ ان پیشگوئیوں کے بعض ایسے آریہ بھی گواہ ہیں جن کے بارہ میں یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ سو میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ جو صاحب اپنی رائے کے لکھنے کے وقت سراج منیر کا دیکھنا مناسب سمجھیں وہ مجھ سے طلب کریں۔ میں وہ رسالہ ان کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔ اور یہ بات بھی بیان کر دینے کے قابل ہے کہ جیسا کہ آریوں کو اس پیشگوئی کے بارے میں ناحق کے شبہات ہیں جن کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ پیشگوئی کی عظمت نے ان کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ایسا ہی ہمارے مخالف مولوی بھی جو روحانیت سے بے بہرہ ہیں۔ اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں۔ سو ان کے لئے بھی یہ رسالہ مفید ہوگا بشرطیکہ وہ غور سے پڑھیں۔ اور یہ رسالہ اس چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ آپ رسالہ کے وجوہات پیش کردہ پر غور کر کے اپنے دلی انصاف کے تقاضا سے وہ فتویٰ لکھیں جس کا لکھنا وجوہاتِ معروضہ کی رو سے واجب ہو۔ یعنی یہ کہ لیکھرام کے مرنے کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ کیا وہ فی الواقعہ پوری ہو گئی یا نہیں۔ اور کیا وہ اس اعلیٰ درجہ فوق العادت پر ہے یا نہیں جس کی نسبت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ نہ وہ انسانی منصوبہ ہے اور نہ اتفاقی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا وہ خاص فعل ہے جس کو الہامی پیشگوئی کہنا چاہئے۔'' (استفتاء صفحہ ۱۔۲)

یہ رسالہ مندرجہ بالا مطبوعہ چٹھی کے ہمراہ اس زمانہ کے بے شمار معزز اہل الرائے اصحاب کو بھیجا گیا۔ انگریزی خواں حضرات کی رائے معلوم کرنے کے لئے مندرجہ بالا چٹھی کا انگریزی ترجمہ بھی حضرت اقدسؑ نے رسالہ استفتاء میں شامل کر دیا تھا۔ ان تمام اصحاب کے افادہ کے لئے جن کے نام رسالہ بھیجا گیا تھا۔ حضرت اقدسؑ نے رسالہ کے آخر میں رسالہ کی غایت کے بارے میں مزید روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اس لئے ہم معزز اہل الرائے صاحبوں کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ اللہ جلّ شانہٗ اور اس کے رسول کی عظمت و

عزت کے لئے اس فتویٰ کو جو روئداد موجودہ سے پیدا ہوتا ہے کہ کاغذات منسلکہ رسالۂ ھٰذا پر لکھ کر اپنی اور دوسروں کی گواہی ان پر ثبت فرما کر گم گشتہ لوگوں پر احسان فرماویں اور ایسی تحریریں بذریعہ خط ہمارے پاس بھیج دیں کہ وہ سب مجموعہ کے طور پر چھاپ دی جائیں گی...... میرا ارادہ ہے کہ ان سب باتوں کو انگریزی میں ترجمہ کروا کر یورپ کے اہل نظر لوگوں کے سامنے بھی پیش کروں کیونکہ ان میں فطرتاً سچائی کی حمایت کے لئے بڑی جرأت پائی جاتی ہے بشرطیکہ سچائی کا فی الواقع سچا ہونا سمجھ لیں۔ مگر اول میں اپنے قومی بھائیوں کے سامنے یہ اپیل پیش کرتا ہوں اور ان کو مردانہ شہادت کے ادا کرنے کا موقعہ دیتا ہوں۔ جس سے دنیا کے اخیر تک عزت کے ساتھ نیک مردوں کی فہرست میں ان کا نام درج رہے گا۔،، (استفتاء ص ۲۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد ۱۹ کے صفحہ ۱۱۰ پر چار ہزار تصدیق نامے ملنے کی توثیق فرمائی ہے۔ جن میں سے چیدہ چیدہ ۳۷۹ تصدیق نامے آپ نے خلق اللہ کی آگاہی کے لئے اپنی کتاب تریاق القلوب میں درج فرمادیئے ہیں۔

○ لیکھرام کے قتل پر اہل ہنود کے ردعمل کی وجوہات: اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پنڈت لیکھرام کی وفات اور حضرت اقدسؑ کی پیشگوئی کے پورے ہونے پر اہل ہنود پر اتنا گہرا ردعمل کیوں ہوا۔ حالانکہ نظر انصاف سے دیکھا جائے تو اس پیشگوئی کی پوری ذمہ داری خود پنڈت لیکھرام ہی پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے بار بار شدید اصرار کر کے اپنے بارے میں یہ قہری نشان طلب کیا تھا اور اپنی تباہی کو خود دعوت دی تھی اور یہی نہیں بلکہ جوابی حملے کے طور پر خود حضرت اقدسؑ اور آپ کے سلسلے کی تباہی و بربادی اور عبرت ناک موت کی خود ساختہ پیشگوئیاں بڑے دھڑلے سے شائع کی تھیں۔ یہ دو مذاہب کے پہلوانوں کے درمیان حق و باطل کا مقابلہ تھا۔ اور جب ایسا مقابلہ ہو تو ایک پہلوان کو تو ہارنا ہی پڑتا ہے مگر جب اہل ہنود کے پہلوان کو شکست فاش ہوگئی تو سچائی کو کھلے دل سے قبول کر لینے کی بجائے اہل ہنود کا شور و غل اور ہنگامہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے اس مقابلہ کو سنجیدگی سے لیا ہی نہیں تھا۔ ان کا خیال ہی نہیں بلکہ یقین تھا کہ دونوں فریقین میں سے کوئی بھی مرنے والا نہیں اور اسی لئے انہوں نے حضرت اقدسؑ کی اس سلسلے کی پیشگوئیوں کے اہم نکات پیشگوئی کی مدت ختم ہونے پر محض آپ کا تمسخر اڑانے کے لئے نوٹ کر رکھے تھے۔ لیکن جب قہری اور اقتداری پیشگوئی واقعتاً پوری ہوگئی اور لیکھرام قتل ہوگیا تو ان کے دل غم و غصہ سے پوری طرح بھر گئے اور اپنے ذہنوں میں انہوں نے حضرت اقدسؑ کو اس قتل کا ذمہ دار قرار دے لیا۔ حضرت اقدسؑ کی ذات گرامی کو اہل ہنود کی جانب سے اس قتل کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کئی وجوہ تھیں۔

(۱) پہلی وجہ جس کے باعث آریہ صاحبان بالخصوص اور جمیع ہندو صاحبان بالعموم اس پیشگوئی کی حیثیت اور اور اہمیت کو سمجھ ہی نہیں سکے وہ ان کا مخصوص عقیدہ تھا۔ وحی الٰہی اور الہام خداوندی کو وہ ناممکن یقین کرتے تھے۔ ہاں ان کا یہ اعتقاد ضرور

تھا کہ آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ابتدائے آفرینش کے قریب خدا اپنے چند رشیوں نبیوں سے ضرور بولا تھا اور ان پر وید اتارے تھے۔ اس کے بعد سے وہ مستقل طور پر خاموش چلا آ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ آریوں کے اس بنیادی عقیدہ پر روشنی ڈالتے ہوئے رسالہ استفتاء میں فرماتے ہیں کہ :۔

''آریہ قوم نے حد سے زیادہ اس بات پر زور دیا ہے کہ لیکھرام اس شخص یعنی اس راقم کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ اور میری دانست میں وہ کسی قدر معذور بھی ہیں کیونکہ وہ الہامی پیشگوئیوں کی فوق العادت طریق سے بالکل بے خبر ہیں۔ وجہ یہ کہ ان کے عقیدہ کی رُو سے ہزار ہا برس سے الہام الٰہی پر مُہر لگ چکی ہے اور خدا کا کلام آگے نہیں پیچھے رہ گیا ہے۔ اس لئے وہ کسی طرح سمجھ نہیں سکتے کہ خدا کی طرف سے ایسی پیشگوئیاں بھی ہو سکتی ہیں۔'' (استفتاء۔ چھٹی صفحہ۱)

(۲) دوسری وجہ یہ تھی کہ الہامی پیشگوئیوں کے طریق سے آریہ صاحبان چونکہ اپنے عقیدہ کی بنا پر قطعاً بے خبر اور نابلد تھے۔ اس لئے جب حضرت اقدسؑ نے لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی تو آریہ صاحبان نے اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ ہاں اگر پیشگوئی میں خدا کے الہام کے حوالے کے بجائے علم نجوم کا یا کسی جنم پتری کا حوالہ ہوتا جس سے پنڈت لیکھرام کی موت کا کوئی امکان نکلتا تو پھر شاید کسی حد تک سنجیدگی سے غور کر لیا جاتا مگر ایسا تھا ہی نہیں لہٰذا پیشگوئی کا ردعمل یا تو خاموشی اور لاتعلقی تھا یا پھر استہزاء تھا جس میں سب سے زیادہ خود پنڈت لیکھرام ہی نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا وہ لکھتا ہے کہ :۔

''اس نے جبرئیل بھیج کر قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا'' (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲)

اور اسی پر بس نہیں۔ لیکھرام نے صداقت اور شرافت کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر عمداً اپنے خود ساختہ الہامات شائع کرنے شروع کر دیئے جن میں تین سال کے اندر اندر حضرت اقدسؑ کی عبرت ناک موت۔ آپ کے خاندان اور آپ کی جماعت کی تباہی اور قادیان کی بربادی کی پیشگوئیاں تھیں۔ ان پیشگوئیوں کا لہجہ اور زبان اس قدر لچر اور دلآزار ہے کہ ان کا مکمل حوالہ دینا بھی مذاق سلیم پر بار ہے۔ جب اچانک ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام قتل ہو کر ''تیغ برّانِ محمدؐ'' کا شکار ہو گیا تو ان کے دل و دماغ صدمہ سے شل ہو گئے۔ ان کی سمجھ ہی میں کچھ نہیں آیا کہ یہ ہو کیا گیا ہے۔ الہامات الٰہی پر ان کا عقیدہ ہی نہیں تھا اس لئے صدمہ کے پہلے دھچکے سے سنبھلتے ہی ان کے دل میں فوری طور پر پہلا خیال یہی آیا کہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کو پورا کرانے اور اسے سچا ثابت کرنے کے لئے سازش کر کے کسی اجرتی قاتل کے ہاتھوں لیکھرام کو قتل کرا دیا ہے۔ چونکہ اپنے دنیاوی معاملات میں وہ اسی قسم کے ہتھکنڈوں سے کام لینے کے عادی تھے لہٰذا اس طرح کا خیال ان کے دل میں پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ اس لئے ان کے اس گمان کی بابت آپ فرماتے ہیں :۔

''آریہ صاحبوں کے ہاتھوں میں اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے جو کچھ ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ انہوں نے بجائے

اس کے کہ خدا کے عجیب کاموں پر غور کرتے۔ یہ طریق اختیار کیا ہے کہ بدظنی کی وجہ سے انسانی منصوبوں کے احتمال کو وہ درجہ دیا ہے جو خدائے قادر کے کارناموں سے مخصوص ہے...... مگر اس بات کو قرین قیاس خیال نہ کیا کہ قبل از وقت یہ تمام غیب کی باتیں کوئی انسان اپنے منہ سے نکالے اور پھر ویسی ہی پوری کر کے دکھلا دیوے۔ لہٰذا انہوں نے اس الہامی پیشگوئی کو انسانی منصوبہ پر حمل کر لیا اور بڑے اصرار سے بار بار اخباروں میں چھاپا کہ ایسی صفائی سے پیشگوئی کرنا اور ایسے کھلے کھلے بے حجاب طریقے سے تاریخ دن اور صورت موت کو قبل از وقت بیان کرنا خدا کا قانون نہیں ہے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ یہی شخص یعنی یہ راقم لیکھرام کا قاتل ہے اور پیشگوئی عمیق سازشوں اور مدت کی سوچی ہوئی تدبیروں کا نتیجہ ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے باہمی اتفاق کے ساتھ اس راقم کو ملزم بنانے کے لئے زور ڈالا اور اس خیال کے اظہار میں اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کر ڈالے اور گورنمنٹ میں مخبریاں کیں یہاں تک کہ ۸ر اپریل ۱۸۹۷ء کو بروز پنج شنبہ انگریزی افسروں نے قادیان میں آ کر میرے گھر کی تلاشی لی۔'' (استفتاء صفحہ۲)

(۳) لیکھرام کی ہلاکت کے بارہ میں حضرت اقدسؑ کی صاف صاف تصریحات کے بعد بھی جو آریہ صاحبان کے دلوں میں بھرا ہو نفرت اور تعصب کا غبار کم نہ ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ وہ مسلمان علماء تھے جن کے دل حضرت اقدسؑ کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کی وجہ سے دشمنی سے بھرے ہوئے تھے۔ چنانچہ علماء کی اس حق دشمنی کے حوالے سے حضرت اقدسؑ نے لکھا:

''صرف اسی قدر نہیں کہ آریہ صاحبوں نے اس راقم پر خفیہ سازش کا الزام لگایا بلکہ ہماری قوم کے بعض بزرگ لوگوں نے بھی ان سے اتفاق کر لیا اور یہ چاہا کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی جس کی تکذیب کا نتیجہ معاہدہ کے کاغذات کی رُو سے اسلام کی تکذیب ہے کسی طرح باطل ٹھہرائی جائے۔ چنانچہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ اور ایسا ہی بعض اور چند مولویوں نے عام طور پر یہ رائے شائع کر دی ہے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی...... افسوس کہ ان لوگوں نے ان خیالات کے ظاہر کرنے کے وقت یہ نہیں سوچا کہ ان تاویلوں سے دنیا میں کسی نبی کی پیشگوئی قائم نہیں رہے گی۔ کیونکہ ہر ایک جگہ اس وہم کا دروازہ کھلا ہے کہ یہ اتفاقی واقعہ ہے۔ پس اگر یہی رائے سچی ہے تو اقرار کرنا چاہئے کہ تمام نبیوں کی نبوت پر کوئی بھی ثبوت نہیں اور سب اتفاقی واقعات ہیں۔'' (استفتاء صفحہ۳)

○ ردعمل کی ایک جھلک مسلمان علماء کے اس طرح اکسانے سے شہہ پا کر اہل ہنود نے اپنے وہم و گمان کو یقین میں تبدیل کر لیا کہ لیکھرام کا قتل پیشگوئی کو پورا کرانے کے لئے واقعی حضرت اقدسؑ ہی کی سازش سے ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ خود عامۃ المسلمین کے حق میں بڑا بھیانک نکلا اور وہ بری طرح ہندوؤں کی نفرت کا شکار ہوئے۔ اہل ہنود کی اس نفرت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے تاریخ احمدیت میں لکھا ہے۔

''انہوں نے (یعنی ہندوؤں نے۔ ناقل) مسلمانوں کے خلاف زبردست شورش برپا کر دی خصوصاً لاہور میں جہاں یہ

واقعہ ہوا تھا ہندوؤں نے کئی مسلمان بچوں کو مٹھائی وغیرہ میں زہر دے دیا۔ جب ایسی متعدد وارداتیں ہوئیں تو مسلمانوں نے ایکا کر لیا کہ وہ ہندوؤں کے ہاتھ سے نہیں کھائیں گے۔ اور اس طرح کی دوکانیں مسلمانوں کی کھل گئیں آریہ لوگوں نے ملک میں اپنے جاسوسوں کا جال بچھا دیا۔ اور ملک کا چپہ چپہ چھان مارا اور قاتل کے گرفتار کرنے والے کے لئے بڑے بڑے انعام رکھے گئے مگر اس شورش کا حقیقی اور تمام تر رخ حضرت مسیح موعودؑ کی ذات مقدس کی طرف تھا۔ چنانچہ ہندو اخباروں نے آپ کے عوام اور حکومت دونوں کو مشتعل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ملک بھر میں ایک زبردست آگ لگا دی اور صریح لفظوں میں آپؑ کو قتل میں شریک قرار دیا۔'' (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۴۳۲)

اسی طرح تاریخ احمدیت میں ان مخالفانہ حالات وواقعات پر بڑی شرح وبسط سے روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

''یہی نہیں ہندوؤں نے حضورؑ کو برملا قتل کی دھمکیاں دیں۔ چنانچہ اخبار رہبر ہند لاہور ۵ مارچ ۱۸۹۷ء نے لکھا کہ ''کہتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائیں گے۔'' ایک ہندو شیشر داس نے اخبار آفتاب ہند ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء ''مرزا قادیانی خبردار'' کے عنوان سے ایک مضمون میں صاف صاف لکھا کہ ''مرزا قادیانی بھی امروز وفردا کا مہمان ہے۔ بکری کی ماں کب تک خیر مناسکتی ہے۔ آجکل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہئے کہ وہ بھی بقرعید کی قربانی نہ ہو جائے۔''

اس در پردہ خونی منصوبہ کی تکمیل کے لئے ایک خفیہ انجمن بھی قائم کی گئی۔ چنانچہ حضورؑ کی خدمت میں پنجاب کے مختلف مقامات سے یہ اطلاعات بھی پہنچ گئی تھیں۔ انہی دنوں گوجرانوالہ کے ایک معزز رئیس نے آپؑ کو لکھا کہ ''اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا۔ اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا اور دوسوا س کیلئے جونشان دہی کرے۔ نیز سنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب کے شہروں کے لوگ (جیسے لاہور امرتسر بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ بیس ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائے گا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مشورہ قتل کے سرکردہ اس شہر کے بعض وکیل اور چند عہدہ دار سرکاری اور لاہور کے بعض آریہ رئیس بھی ہیں۔

(سراج منیر طبع اول صفحہ ۳۹۔۴۰ اور تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۴۶ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۲۴)

لیکھرام کے قتل کی مزعومہ سازش کے بارے میں ہندوؤں اور بالخصوص آریہ سماجیوں کے اوہام کو دور کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ نے مسلسل کاوشیں کیں۔ اشتہارات شائع فرما کر حقیقت حال سے آشنا کرنے کی سعی فرمائی۔ نیز اپنی کتابیں ''سراج منیر اور استفتاء'' بھی شائع فرما کر آپؑ نے صورت حال کی وضاحت کرنے کی کوشش فرمائی۔ لیکن اہل ہنود کے دلوں میں جو زہر بھر گیا تھا۔ اس میں مطلق کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کے بغض وعناد میں روز افزوں ترقی ہوتی گئی۔ حوالہ مندرجہ بالا

میں ہندوؤں کی جس انتقامی خفیہ انجمن کا ذکر کیا گیا اور جس میں سرکردہ ہندو وکیل سرکاری عہدہ دار اور رئیس شامل تھے۔ بعد میں ہونے والے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس انجمن کے قیام کی خبر بالکل درست اور سچی تھی اور ان ہندو سرکاری افسروں وکیلوں اور رئیسوں نے جب بھی ان کو موقع ملا اپنی ہر ممکن کوشش کی کہ حضرت اقدسؑ کو نقصان پہنچا دیں۔ چنانچہ آتمارام نامی مجسٹریٹ نے پوری مجرمانہ سازش کی کہ ایک مقدمہ میں جرمانہ کی عدم ادائیگی کے الزام میں حضرت اقدسؑ کو جیل بھجوا دے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اسے ناکامی ہوئی اور بعد اس کا بُرا انجام ہوا۔ یہ آتمارام مجسٹریٹ شدید متعصب اور ہندو اور کٹر آریہ سماجی تھا۔ اسی طرح حضرت اقدسؑ کے خلاف مقدمات میں ممتاز آریہ وکیل فریق مخالف کی جانب سے بلا معاوضہ پیروی کے لئے خوشی سے تیار رہتے تھے۔ چنانچہ جب مشہور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے حضرت کے خلاف قتل کی سازش کا جھوٹا مقدمہ دائر کیا تو سرکردہ آریہ وکیل پنڈت رام بھجدت نے پادری کی بلا معاوضہ وکالت کی جس کا ذکر حضرت اقدسؑ نے کیا آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''۳/اکتوبر ۱۸۹۸ء کی صبح کو بعد نماز فجر فرمایا کہ رات کو بعد تہجد لیٹ گیا تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ''سرمہ چشم آریہ'' کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ ''آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں۔'' تعبیر میں فرمایا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو کہ آریہ لوگوں کو جو بعض حجاب اور وساوس ہماری پیشگوئیوں مثلاً پیشگوئی متعلقہ لیکھرام وغیرہ کے متعلق ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اور ان پر اصل حقیقت کا انکشاف ہو جاوے۔ مقدمہ کلارک میں رام بھجدت وکیل آریہ تھا۔ جب امرتسر کے اسٹیشن پر مجھ سے ملا تو اس نے صاف کہا کہ ''میں بلا فیس اس مقدمہ میں اس لئے گیا تھا کہ شاید قتل لیکھرام کا کوئی سراغ ملے۔ کیونکہ اس کے قتل کا یقین ہم کو آپ پر تھا'' (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۳)

حضرت اقدسؑ کا پیش کردہ طریق فیصلہ جب حضرتؑ کی تمام تر دل سوزی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار سمجھانے کے باوجود آریوں کے دل کا زہر کم نہیں ہوا اور ان کی بدگمانیاں اور سازشیں اور ریشہ دوانیاں اور الزام تراشیاں مسلسل جاری رہیں تو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے ان کے سامنے الٰہی کسوٹی کا وہی معیار اور میزان ایک بار پھر پیش کر دیا جو آپ پہلے پنڈت لیکھرام کے سامنے پیش کر چکے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے نہایت تحدی کے ساتھ آریوں کو چیلنج دیا کہ:۔

''اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہوسکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے کہ جس کے الفاظ یہ ہوں۔ ''میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازشِ قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی

انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا کچھ دخل متصور ہو سکے۔

پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔''

(سراج منیر صفحہ ۲۷ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۵۲۔۳۵۳)

اللہ کے شیر کی یہ گرج ایسی نہ تھی کہ آریہ صاحبان اسے برداشت کر لیتے اور حق و باطل کا فیصلہ کرانے کے لئے جان کی بازی لگا کر سامنے آجاتے۔ حضرت اقدسؑ نے یہ لکھ کر کہ ''وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا کچھ دخل متصور ہو سکے۔'' آریوں کے لئے فرار کے سارے دروازے بند کر دیئے اور سازش اور قتل کے بھی سارے دروازے بند کر دیئے۔ اس چیلنج کے پُر شوکت الفاظ بتاتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ کو اپنی بے گناہی پر اپنی صداقت پر اور اپنے اللہ پر کتنا بے پناہ اعتماد تھا کہ بلا تکلف بے دھڑک اپنی جان کی بازی لگانے کیلئے تیار ہو گئے۔

آریوں کو نہ اپنے شبہات پر یقین کامل تھا اور نہ اپنے ایشور پر اعتماد تھا۔ ان کے دلوں کا زہر تو نہیں نکلا مگر ان کے محاذ پر خاموشی چھا گئی۔ ہاں لاکھوں کروڑوں اہل ہنود میں ایک صاحب گنگا بشن نے ضرور اپنے آپ کو بہادر کلیجہ والا آریہ ثابت کرنے کی جرأت کی اور تین شرطوں کے ساتھ سامنے آگئے کہ:۔

(۱) پیشگوئی پوری نہ ہونے کی حالت میں مرزا صاحب کو پھانسی دی جائے۔

(۲) میرے لئے دس ہزار روپیہ گورنمنٹ میں جمع کرایا جائے تا کہ اگر میں بد دعا سے نہ مروں تو وہ روپیہ مجھے مل جائے۔

(۳) جب قادیان میں قسم کھانے کے لئے آؤں تو اس بات کا ذمہ لیا جائے کہ میں لیکھرام کی طرح قتل نہ کیا جاؤں''

(پنجاب سماچار ۳ر اپریل ۱۸۹۷ء)

لالہ گنگا بشن کو امید تھی کہ ان کی ایسی سنگین شرطوں کو قبول نہ کیا جائے گا اور آسانی سے اپنی فتح کا نقارہ بجانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر حضرت اقدسؑ تو آریوں کی رگ رگ کو پہچانتے تھے۔ وہ جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے فوراً تیار ہو گئے۔ اور بلا توقف اعلان فرما دیا کہ:۔

''میں تیار ہوں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ گورنمنٹ کی عدالت میں اقرار کر سکتا ہوں کہ جب میں آسمانی فیصلہ سے مجرم ٹھہروں تو مجھ کو پھانسی دیا جائے۔،، (اشتہار ۳۔ اپریل ۱۸۹۷ء تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۷۷)

حضرت اقدسؑ کی بلا تردد آمادگی پر لالہ گنگا بشن کے چھکے چھوٹ گئے اور موت سامنے نظر آنے لگی جس سے بچنے کیلئے انہوں نے بہانے بنانے شروع کر دیئے اور نئی نئی شرطیں پیش کرنے لگے۔ مگر جب حضرت اقدس ڈٹے رہے اور کسی طرح قابو میں نہ آئے۔ تو آخر تھک ہار کر انہوں نے اپنی دانست میں ایک ایسی شرط پیش کر دی جس کے بارے میں انہیں یقین تھا کہ یہ

شرط کسی صورت میں بھی منظور نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ :۔

''اگر آپ جھوٹا نکلنے کی صورت میں پھانسی دیئے جائیں تو لاش گنگا بشن کے حوالے کی جائے جو چاہے تو جلا دے یا دریا برد کردے۔'' (ہمدرد ہند لاہور۔۱۲/اپریل ۱۸۹۷ء)

لالہ گنگا بشن کی بد قسمتی کہ حضرت اقدسؑ نے یہ شرط بھی منظور کر لی مگر ساتھ ہی جوابی شرط بھی عائد کردی جس کا آپ کو حق پہنچتا تھا۔ چنانچہ آپ نے بھی اشتہار دیا کہ :۔

''ان کی یہ شرط بھی مجھے منظور ہے...... لیکن ہمارا بھی حق ہے کہ یہی شرط بالمقابل اپنے لئے بھی قائم کریں...... اور وہ یہ کہ جب گنگا بشن صاحب حسب منشاء پیشگوئی مرجائیں تو ان کی لاش بھی ہمیں مل جائے تا بطور نشان فتح وہ لاش ہمارے قبضہ میں رہے۔'' (اشتہار ۱۶/اپریل ۱۸۹۷ء۔ تبلیغ رسالت صفحہ ۹۱)

اس اشتہار میں حضرت اقدسؑ نے یہ بھی مطالبہ پیش کیا کہ لالہ گنگا بشن دس ہزار روپیہ کی ضمانت کا بھی بندوبست کریں تا کہ گنگا بشن کی لاش نہ دیئے جانے کی صورت میں یہ روپیہ آپؑ کو مل سکے۔

حضرت اقدسؑ کا یہ اشتہار وہ آخری تنکا ثابت ہوا جس نے لالہ گنگا بشن کے حوصلے کے اونٹ کی کمر بالکل توڑ دی۔ انہوں نے باحسرت و یاس ۲۷/اپریل ۱۸۹۷ء کو آخری اشتہار دیا اور پھر ہمیشہ کے لئے اپنی زبان پر مُہر خاموشی لگالی۔ انہوں نے لکھا:۔

''میں اپنی لاش دینی نہیں چاہتا...... میں دس ہزار روپیہ جمع نہیں کراسکتا۔ اور میں آریہ سماج کا ممبر نہیں پھر وہ کیونکر میری امداد کریں گے۔'' (بحوالہ تبلیغ رسالت۔ صفحہ ۱۰۰)

قیادت تعلیم کے امتحانات ۲۰۰۴ء کا نصاب

نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ ۲۰۰۴ء): (۱) قرآن کریم پارہ ۲۸ نصف آخر (۲) کتاب ''دینی معلومات کا بنیادی نصاب'' شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان (ایڈیشن ۲۰۰۳ء) نصف اول صفحہ نمبر ۱ تا صفحہ ۱۰۶۔ باب اول تا سوم

نصاب سہ ماہی دوم (اپریل تا جون ۲۰۰۴ء) (۱) قرآن کریم پارہ ۲۹ نصف اول (۲) کتاب ''دینی معلومات کا بنیادی نصاب'' شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان (نیا ایڈیشن ۲۰۰۳ء) نصف آخر صفحہ ۱۰۷ تا صفحہ ۲۴۲۔ باب چہارم تا پنجم

نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۴ء) (۱) قرآن کریم پارہ ۲۹ نصف آخر (۲) کتاب ''لیکچر لاہور'' از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) کتاب ''نظام نو'' از حضرت مصلح موعود...... نصف آخر صفحہ ۷۱ تا صفحہ ۱۳۸

نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۴ء) (۱) قرآن کریم پارہ ۳۰ مکمل (۲) کتاب ''لیکچر سیالکوٹ'' از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) کتاب ''نظام نو'' از حضرت مصلح موعود...... نصف آخر صفحہ ۷۱ تا صفحہ ۱۳۸

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی.........وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

''میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں- ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کیلئے پیش کیا جائے- مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں- سو ہوں تو بہتر ہے-''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے-''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں- ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں- ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں-''

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ:

''ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے-''

امرائے اضلاع وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین' ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں- اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے-

امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد / سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں-

درخواست میں نام- ولدیت- تاریخ پیدائش عمر اور مکمل پتہ درج کریں- واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں-

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں- روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں- دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں- جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم' سیرت حضرت مسیح موعود' مختصر تاریخ احمدیت' کامیابی کی راہیں' دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں- جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا- انٹرویو کیلئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا- امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے- میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف ایس سی پاس کیلئے عمر کی حد ۱۹ سال ہے-

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

متوازن غذا

خداتعالیٰ نے کائنات میں توازن کا نظام قائم کیا ہے۔ جب بھی توازن میں تبدیلی ہوگی خرابی پیدا ہوں گی۔ یہی اصول خوراک کے استعمال میں بھی کارگر ہے۔ حلال اور طیب غذا کے استعمال اور بسیار خوری سے بچا جائے تو انسان کی صحت اچھی رہتی ہے۔ اب امریکہ میں جو تحقیقات ہوئی ہیں تو نیشنل کینسر انسٹیٹوٹ والوں کو پتہ چلا کہ انسان اپنی غذا میں متوازن خوراک کے استعمال کا اصول اپنائے تو بہت سی بیماریوں بشمول کینسر سے بچا جا سکتا ہے۔ اس ادارہ کے مشورہ کے مطابق انہوں نے ایک دفعہ میں استعمال کی جانے والی خوراک کی مقدار بتائی ہے۔ ان کی سفارش کے مطابق ہر آدمی کو ایک دفعہ میں مندرجہ ذیل جدول کے مطابق پھلوں اور سبزیوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

(۱) ایک عدد درمیانے سائز کا پھل یا نصف کپ چھوٹے یا ٹکڑوں میں کٹے ہوئے پھل

(۲) تین چھاؤنی (۳/۴) کپ (۱۸۰) ملی لیٹر خالص جوس۔ (۳) ایک چوتھائی کپ خشک میوہ۔

(۴) نصف کپ پکائی ہوئی سبزیاں یا بغیر پتوں والی تازہ سبزی

(۵) ایک پتے والی سبزی جیسے سلاد کے پتے

(۶) نصف کپ پکائے ہوئے مٹر یا لوبیا یا دال مثلاً مسور وغیرہ

خوراک کو متوازن بنانے کے لئے پھلوں اور سبزیوں کا انتخاب اس طرح کریں (جن کی مقدار درج شدہ مقدار کے مطابق ہو) کہ:۔

کم از کم ایک دفعہ ایسی خوراک استعمال کریں جن میں وٹامن A وافر مقدار میں پائی جاتی ہو۔ ایک دفعہ وٹامن C سے بھرپور پھل یا سبزی کا استعمال کریں۔ ایک دفعہ ایسی خوراک کا استعمال ہو جن پر ریشہ یعنی Fiber زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہو۔ ایک دفعہ Cruceiferous سبزیوں مثلاً گوبھی، شلجم، مولی وغیرہ۔ یہ مقدار دن میں ایک دفعہ کے لئے ہے۔

وہ اشیاء جن میں وٹامن A وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ خوبانی، تربوز، گاجر، سلاد کے پتے، آم، سرسوں کا ساگ، حلوہ کدّو، پالک، ٹنڈے۔

وہ اشیاء جن میں وٹامن C وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ خوبانی، بند گوبھی، پھول گوبھی، گریپ فروٹ (چکوترا)، آم، ترشاوا پھل مالٹا، کنو وغیرہ، انناس، آلو بخارا، پالک، اسٹرابری، ٹماٹر، خربوزہ، مالٹے کا جوس، آلو چھلکے سمیت

وہ اشیاء جن میں ریشہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ سیب، کیلا، گاجر، چیری، پکے ہوئے مٹر اور لوبیا، کھجور، انجیر، چکوترا، مالٹا، ناشپاتی، اسٹرابیری، پالک، شکر قندی وغیرہ۔ (ڈاکٹر عبدالشکور صاحب گلشن راوی۔ زعامت علیاء سمن آباد۔ لاہور)

ادار یہ

محبت و ہمدردی اور امن وسلامتی

سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت حق کے احیاءِ نو یعنی اس کی حقیقی روح کے قائم کرنے کے لئے ہوئی تھی جس کا محور بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی ہے اور اسی سے امن وسلامتی کا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ یہی وہ محبت ہے جو دین فطرت سے اٹھنے والی آواز ہے اور ہر مذہب کی یہی شناخت ہے۔ اگرچہ وہ اس شناخت کو قائم نہ رکھ سکے اور انسانی جذباتی کیفیات نے اسے کسی اور روپ میں پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کے نشرواشاعت کے ذرائع نے سیدنا حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی کامل جامع اور حسین تعلیمات سے ہمیشہ اسی محبت و ہمدردی کو پیش کر کے یہ بتایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی حسین تعلیمات ہی تھیں جس نے قلوب انسانی کو تسخیر کیا اس میں جبروتشدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسا بدنما داغ اس حسین تعلیم پر لگایا جاسکتا ہے۔ اور اس کی اشاعت اور پھیلاؤ بھی ایسے ''جہاد'' کے تصور کی نفی کرتی ہے اور جسے کج فہم رجعت پسندوں اور دین حق سے ناآشناؤں نے امن وآشتی کے آفاقی پیغام کو نفرت کی صدا بنایا ہے جبکہ وہ پیغام حق رحمت وشفقت اور محبت اور اخوت کا رنگ رکھتا ہے۔ امن وسلامتی کے شہزادہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ بھی یہی تھا۔

احمدیت نے آج اس معاشرہ کو جنم دیا ہے اور دین حق کی تعلیمات عبادات اور معاملات اور معاشی و معاشرتی امور کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ محبت واخوت اور امن وسلامتی سے انسانیت کی عظمت وتکریم قائم ہو۔ یہی مقصد ہے اس دور کے امام الزمان کی آمد کا جس نے اپنے آقا ﷺ کے اسوہ کو پیش کیا۔ بانی احمدیت نے اپنے اس جذبہ وجوش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔'' (اخبار الحکم ۳۱ جولائی تا ۱۰ راگست ۱۹۰۴ء)

اس طرح آپ نے محبت الٰہی پر بھی انسانیت کی محبت و ہمدردی کو مقدم فرمایا۔ آپ نے نصیحت فرمائی۔

''پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا۔ ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے......'' (اخبار الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہی پیغام دیا ہے۔

فرمایا:۔''آج جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے کہ ایک مہم کی صورت میں دنیا کے سامنے دین حق کی امن اور آشتی کی خوبصورت تعلیم پیش کرے اور دنیا کے سامنے کھولے کہ دین حق انصاف اور امن کی تعلیم کا علمبردار ہے۔'' (خطبہ جمعہ ۲۰ جون مطبوعہ ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام کی اس ہدایت کی پابندی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اخبار مجالس

مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور کے مختلف پروگراموں کا انعقاد

۱۔ ریفریشر کورس عہدیداران مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء بیت الذکر مغلپورہ میں زعامت علیا نے بعد نماز ظہر تا مغرب ریفریشر کورس عہدیداران کا پروگرام منعقد کیا جس میں مہمانان خصوصی مکرم منیر مسعود صاحب ناظم ضلع مکرم کریم احمد خان صاحب ایڈیشنل نائب ناظم تربیت نومبائعین مکرم رشید احمد صاحب نگران بلاک اور مکرم منصور احمد صاحب نائب ناظم صف دوم نے شرکت کی اور مختلف شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اس پروگرام میں ۳۶۔ اراکین زعامت علیا و حلقہ جات نے شرکت کی۔

۲۔ شعبہ ایثار شعبہ ایثار مجلس انصاراللہ مغلپورہ و حلقہ بخاری آباد مورخہ ۸ جنوری اور ۲۵ جنوری کو تاجپورہ اتوار بازار میں میڈیکل کیمپ لگائے جن میں بالترتیب ڈاکٹر مبشر احمد صاحب اور ڈاکٹر مبارک علی اصغر صاحب نے اپنے معاونین مکرم رشید احمد گھمن صاحب مکرم قیصر محمود صاحب مکرم منصور علی صاحب اور مکرم منور علی شاہد صاحب کی معاونت سے علاج و معالجہ کی سہولیات مہیا کیں۔ انتظامیہ اور دیگر اہم شخصیات کا تعاون بھی حاصل رہا۔ اس موقعہ پر ہر دو کیمپوں میں ۲۳۲۔ افراد کو ادویات دی گئیں۔

۳۔ الوداعی تقریب: مجلس مغلپورہ نے مولوی نذیر احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ کے اعزاز میں مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء کو الوداعی تقریب منعقد کی۔ مکرم منیر مسعود صاحب ناظم ضلع نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور سابق زعیم صاحب اعلیٰ کی خدمات کو سراہا۔

(رپورٹ محمد ظفر سرور زعیم اعلیٰ انصاراللہ مغلپورہ لاہور)

مجلس انصاراللہ حلقہ دارالنور فیصل آباد کا تربیتی اور ورزشی پروگرام کی رپورٹ

مورخہ ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء کو علاقہ دارالنور فیصل آباد کے ورزشی پروگرام منعقد ہوا۔ انصار نماز فجر کے بعد سائیکلوں پر ملت روڈ پر احمدیہ قبرستان کے گراؤنڈ میں پہنچے۔ چھ بج کر پندرہ منٹ پر ورزشی مقابلہ کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ۔ آہستہ سائیکلنگ اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں انصار نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔

ورزشی مقابلہ کے بعد تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن اور نظم۔ صحت اور سیر کی اہمیت پر مضمون پڑھا گیا۔ آخر میں زعیم اعلیٰ صاحب مجلس نے پروگرام کی شمولیت کی اغراض اور اہمیت بیان کی اور دعا سے اجلاس ختم ہوا۔ اس پروگرام میں 31 احباب نے شرکت کی۔

۶۔۳۰ بجے صبح اسی میدان میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں سائیکل ریس، گولہ پھینکنا اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے اس کے بعد دوسرے دن تربیتی اجلاس جس میں نماز کی اہمیت پر تقریر ہوئی۔ بعد ریفریشمنٹ اور دعا اجلاس ختم ہوا۔ اس پروگرام میں ۴۰۔ احباب نے شرکت کی۔ (رپورٹ لیاقت علی نائب زعیم اعلیٰ مجلس دارالنور فیصل آباد)

مجلس انصاراللہ راولپنڈی کا ایک تفریحی پروگرام

مجلس انصاراللہ راولپنڈی کی دعوت عام پر مورخہ ۲۲ رجون ۲۰۰۴ء کو ایک تفریحی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام اگرچہ سیر وتفریح کا تھا مگر اس میں تربیت کا یہ پہلو نمایاں تھا کہ حسن فطرت اور باری تعالیٰ کی تخلیق کے مشاہدات سے صفات وحمد باری تعالیٰ سے دل معمور ہوں۔ اسی فرض کیلئے ایوان توحید میں خطبہ دیتے ہوئے سب احباب کو تحریک کر دی گئی تھی۔

صبح ۸۔۳۰ بجے احباب بیت الحمد مری روڈ میں پہنچنا شروع ہوئے۔ سید انور احمد شاہ صاحب ناظم انصاراللہ نے دعا کے بعد پہلا گروپ انگوری (مری) کیلئے روانہ کیا جس میں دو ویگنیں اور چھ کاریں شامل تھیں۔ اس کے بعد دوسرا گروپ ایک ویگن اور 4 کاروں پر مشتمل روانہ کیا گیا۔ تیسرے گروپ میں شعبہ سمعی وبصری۔ منتظم اعلیٰ پکنک ناظم انصاراللہ سید انور احمد شاہ صاحب اور مربی سلسلہ مکرم ظہیر احمد صاحب ریحان کے علاوہ ۱۵ انصار شامل تھے۔ جو ۴ کاروں پر مشتمل اور ایک ٹرک جس میں پکنک کے ریفریشمنٹ اور متفرق سامان بھی بھجوایا گیا۔-------------- بارش سے گرمی کی شدت کم ہوئی۔ موسم بہت خوشگوار ہو گیا اور ہلکی بوندا باندی راولپنڈی سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ راستہ کے نشیب وفراز کے علاوہ سرسبز وادیاں بل کھاتی سڑکیں اور درختوں سے ڈھکے پہاڑ بہت دلفریب منظر پیش کر رہے تھے۔ شرقاً غرباً محو پرواز بادل بڑا سہانا منظر دے رہے تھے۔ چیڑ کے بلند وبالا درختوں کی شاخوں سے ہوا کے گزرنے کی سرسراہٹ اور پرندوں کی چہچہاہٹ سے ماحول میں ایک نغمگی کا احساس ہوتا تھا۔

یہ راستہ مری کے لئے ایک متبادل راستہ ہے جو عموماً سیر وتفریح کے رسیا اس راستہ سے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ مگر یہ راستہ عام راستہ کی نسبت طویل اور نشیب وفراز والا ہے مگر قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ اور نیو مری (جو عرف عام میں پتریاٹہ کے نام سے موسوم ہے) کو جاتا ہے۔

ہم پکنک کے مقام پر پہنچ چکے تھے اور کسی حد تک تیاری میں مصروف تھے کہ بکھرے ہوئے بادل آہستہ آہستہ جمع ہونا شروع ہوئے ہلکی ہلکی پھوہار نے بارش کا رنگ اختیار کر لیا جس سے اندیشہ ہوا کہ کہیں پکنک کا پروگرام بارش کی نذر نہ ہو جائے۔ تاہم حدیث کے مطابق یہ دعا کی گئی۔ ''اے بارش تو ہمارے دائیں بائیں برس مگر ہمارے اوپر نہ برس۔'' ۱۵ منٹ بعد بارش حیرت انگیز طور پر یکسر ختم ہوگئی۔ تمام احباب ویگنوں اور کاروں سے باہر نکلے بارش کے بعد دلفریب موسم پا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اس موقع پر زعامت علیاء سیٹلائٹ ٹاؤن سے نائب امیر ضلع راولپنڈی مکرم ڈاکٹر عمران احمد صاحب امیر صاحب ضلع کی نمائندگی کرتے ہوئے تشریف لائے۔ ہر شعبہ اپنے امور میں مشغول ہو گیا۔ شعبہ ذہانت اور ورزشی مقابلہ جات نے مقابلہ جات شروع کروائے۔ نظامت انصاراللہ ضلع راولپنڈی کا سہ ماہی اجلاس شروع ہوا جس میں ضلع بھر کے ۱۸ نمائندوں نے شرکت کی۔ تلاوت اور دعا کے بعد ناظم انصاراللہ ضلع راولپنڈی نے ۱۱ مئی کے مرکزی سہ ماہی اجلاس کی روشنی میں مرکز کی ہدایات زعماء کرام اور زعماء اعلیٰ تک پہنچائیں۔ کھیلوں میں کلائی پکڑنے اور باسکٹ بال کا مقابلہ ہوا۔ جس میں عاملہ کے ممبران نے حصہ لیا جو بڑا دلچسپ رہا۔



نظموں اور فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ ہوا۔ یہ منظر بھی پر کیف تھا کہ خاموش وادی میں پہاڑوں سے گھرے ہوئے چیڑ کے درختوں کے تلے مسیح موعود کا دعائیہ اور حمد یہ کلام ساری وادی کو گویا احمدیت کا پیغام دے رہا ہے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے بعد اجلاس عام شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم بریگیڈیر افتخار احمد صاحب مرحوم نے بڑے پراثر انداز میں جماعت کے سامنے جماعت کے مایۂ ناز عسکری سپوتوں کا ذکر کیا جو وقت کے لحاظ سے مختصر مگر بہت جامع تھا۔

اس کے بعد محترم سید حسین احمد شاہ صاحب مربی ضلع نے پکنک اور تفریح کے حوالہ سے خدا تعالیٰ کی شان اور خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انصار وقتاً فوقتاً پکنک مناتے رہا کریں۔

اسی دوران کھانے کا اہتمام ہوا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر اور عصر ادا ہوئی۔ تھوڑے وقفہ کے ساتھ اجلاس پھر شروع ہوا۔ جس میں عبدالمنان ناہید صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ جس میں خلافت کی برکات اور مخالفین کے انجام کا ذکر تھا۔ ایک شاعر دوست مکرم مشتاق احمد صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔

مکرم ڈاکٹر احمد عمران صاحب نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ۴:۳۰ بجے دعا کے ساتھ اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ مکرم ناظم انصاراللہ ضلع راولپنڈی نے تمام عہدیداران کے تعاون اور تمام حاضرین کا جو تشریف لائے تھے شکریہ ادا کیا۔

اس پکنک میں ۱۳۲ انصار ۴ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔

الحمدللہ یہ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: مرزا بشارت احمد صاحب نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی)

ماڈل کالونی کراچی کا اجلاس وعید ملن پارٹی کی رپورٹ

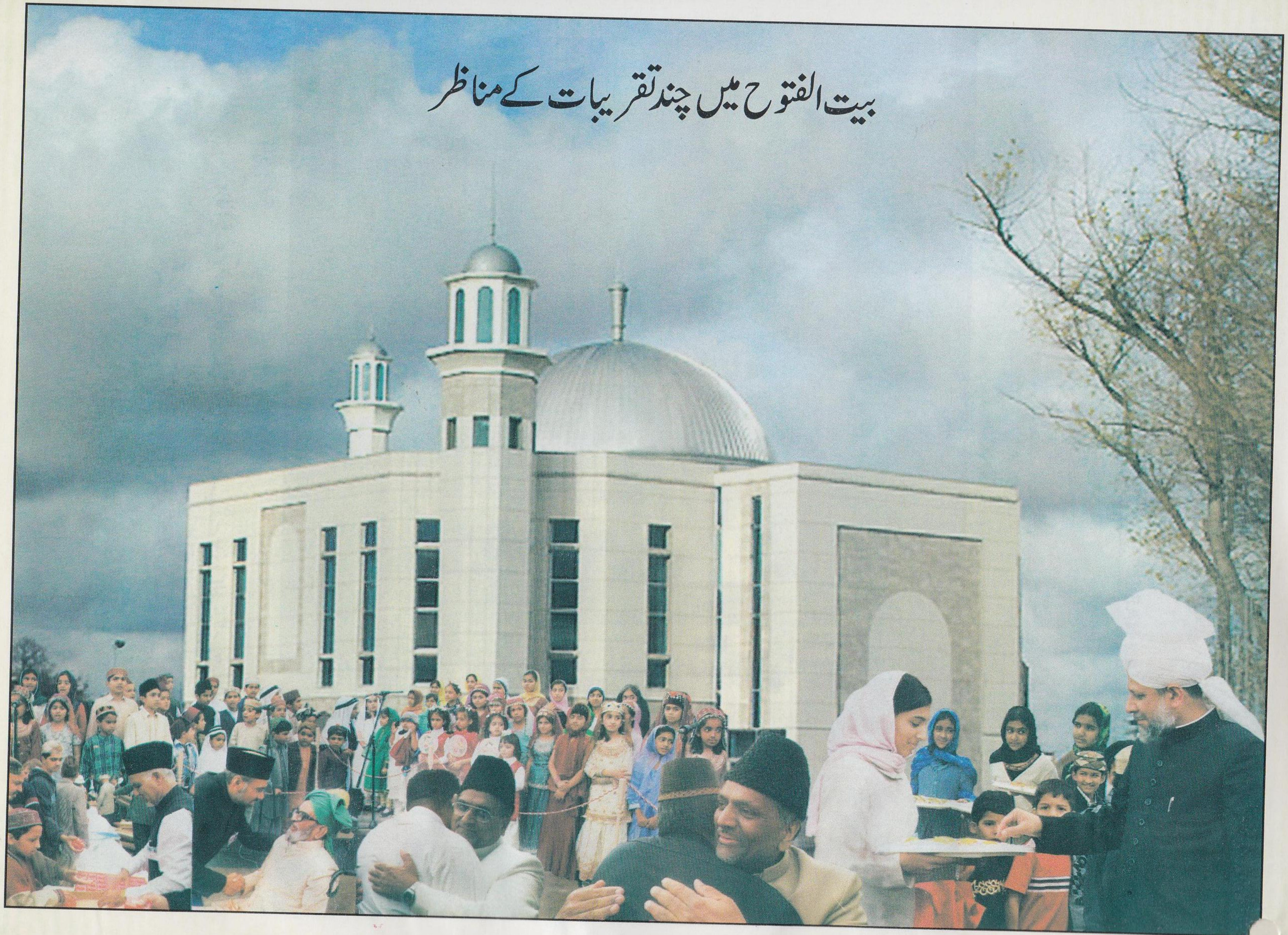
مورخہ ۱۱ر جنوری ۲۰۰۴ء بروز اتوار بعد نماز عصر بمقام بیت الثناء۔ ماڈل کالونی کراچی میں مجلس ہذا کا اجلاس عام ہوا اور عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس عام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم راجہ سعید احمد صاحب نائب ناظم ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے ورزش کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ مکرم امتیاز شاہد صاحب نے تربیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کے ارشادات پیش کئے۔

آخر میں خاکسار نے تمام شعبہ جات کا جائزہ پیش کیا۔ اسی روز عید ملن پارٹی نہایت خوشگوار اور پاکیزہ ماحول ہوئی۔

اس پروگرام میں ۵۶ انصار ۱۰ خدام ۵ اطفال اور بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔

(طاہر محمود صاحب زعیم اعلیٰ ماڈل کالونی کراچی)

☆..................☆............☆............☆


بیت الفتوح میں چند تقریبات کے مناظر

Monthly

March 2004

ANSARULLAH

Ph: 04524-212982

Regd. # : CPL-34/CR-03

EDITOR: NASRULLAH KHAN NASIR



برطانیہ کے مرکزی شہر لندن میں مغربی یورپ کی سب سے بڑی ’’البیت‘‘ بیت الفتوح

(افتتاح ۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک)

امام الکلام

خدا کی رحمت اور برکت کا ہاتھ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام محبت الٰہی کی کمند کو باقی رکھنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت داؤدزبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو در بدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ در بدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک ذکر کیا ہے کہ ایک دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی۔ وہ گرنے والی تھیں اس کے نیچے خزانہ تھا۔ لڑکے ابھی نابالغ تھے۔ اس دیوار کے گرنے سے اندیشہ تھا کہ خزانہ ننگا ہو کر لوگوں کے ہاتھ آ جائے گا۔ وہ لڑکے بیچارے خالی ہاتھ رہ جاویں گے تو اللہ تعالیٰ نے دو نبیوں کو اس خدمت کے واسطے مقرر فرمایا۔ وہ گئے اور اس دیوار کو درست کر دیا کہ جب وہ بڑے ہوں تو پھر کسی طرح انسان کے ہاتھ وہ خزانہ نہ آ جاوے۔ پس اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا (الکہف: ۸۳) یعنی ان لڑکوں کا باپ نیک مرد تھا جس کے واسطے ہم نے ان کے خزانہ کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ کے ایسا فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکے اچھے نہ تھے اور نہ اچھے ہونے والے تھے۔ ورنہ یہ فرماتا کہ یہ اچھے لڑکے ہیں، صالح ہیں اور صالح ہونے والے ہیں۔ نہیں بلکہ ان کے باپ کا ہی حوالہ دیا کہ ان کے باپ کی نیکی کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔ دیکھو یہی تو شفاعت ہے۔

انسان کو چاہئے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر نوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تک پہنچے اسی طرح اور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔''

(ملفوظات جلد سوم۔ جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۲۔۱۸۴)

کلام الامام

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تیسری شرط بیعت کی وضاحت میں فرماتے ہیں:۔

''تیسری شرط بیعت کی یہ ہے کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔''

اس شرط میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں نمبر ایک تو یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلا ناغہ ادا کرے گا۔ اللہ اور رسول کا حکم ہے مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے۔ اور ان بچوں کیلئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ (البیت) میں جاؤ ان ...کو آباد کرو، اس کے فضل تلاش کرو۔ پنج وقتہ نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ اور سفر میں بھی کچھ رعایت تو ہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کر لو، قصر کر لو۔ اور اگر بیماری میں (البیت) نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہونا چاہئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے۔ ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے، خود اپنا جائزہ لیں، خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو، اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور: ۵۷) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پھر سورۃ طٰہٰ آیت ۱۵ میں ہے اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

(الفضل انٹرنیشنل جلد ۱۰ شمارہ ۴۱)

عربی منظوم کلام

عِنْدِیْ شَہَادَاتٌ فَہَلْ مِنْ مُّؤْمِنٍ   نُوْرٌ یَّرَی الدَّانِیْ فَہَلْ مِنْ دَانِیْ

میرے پاس گواہیاں ہیں، پس کوئی ایمان لانے والا ہے؟ ایک نور ہے جو نزدیک آنے والا اس کو دیکھتا ہے، پس کیا کوئی نزدیک آنے والا ہے؟

ظَہَرَتْ شَہَادَاتٌ فَبَعْدَ ظُہُوْرِہَا   مَاعُذْرُکُمْ فِیْ حَضْرَۃِ السُّلْطَانِ

گواہیاں ظاہر ہوگئیں سو ان کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

لَا تَعْرِفُوْنَ نِکَاتَ صُحُفِ اِلٰہِنَا   تَتْلُوْنَ اَلْفَاظًا بِغَیْرِ مَعَانِیْ

تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں ان کو پہچانتے نہیں اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو۔

قَدْ جِئْتُکُمْ مِثْلَ ابْنِ مَرْیَمَ غُرْبَۃً   حَقٌّ رَبِّیْ یَسْمَعَنْ وَّیَرَانِیْ

میں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

یَا طَالِبَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْاِحْسَانِ   قُمْ وَالِہًا وَّاطْلُبْہُ کَالظَّمْاٰنِ

اے خدائے ذوالاحسان کے طلب کرنے والے! شیفتہ کی طرح اٹھ اور پیاسے کی طرح اس کو ڈھونڈ

بَادِرْ اِلَیَّ سَاُخْبِرَنْکَ مُشْفِقًا   عَنْ ذٰلِکَ الْوَجْہِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ

میری طرف دوڑ کہ میں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دوں گا اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

اُعْطِیْتُ نُوْرًا مِّنْ ذُکَاءِ مُہَیْمِنِیْ   لِاُنِیْرَ وَجْہَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ

مجھے اپنے خُدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے تا کہ میں جنگلوں اور آبادیوں کو روشن کروں

مَنْ کَانَ خَصْمِیْ کَانَ رَبِّیْ خَصْمَہٗ   قَدْ بَارَزَ الْمَوْلٰی لِمَنْ بَارَانِیْ

جو شخص میرا دشمن ہو، خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا وہ خدا کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

(نور الحق جلد ثانی روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۲۲۔۲۲۳)

فارسی منظوم کلام

گفت پیغمبر ستودہ صفات از خدائے علیم مخفیات

قابل ستائش صفات پیغمبرؐ نے۔ غیب دان علیم خدا سے علم پاکر کہا ہے

بر سرِ ہر صدی بروں آید آنکہ ایں کار را ہمے شاید

کہ ہر صدی کے سر پر ایسا شخص ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس کام کے لائق ہوتا ہے

تا شود پاک ملّت از بدعات تا بیابند خُلق زو برکات

تا کہ مذہب بدعتوں سے پاک صاف ہو جائے۔ اور مخلوق اس سے برکتیں حاصل کرے

ایں سعادت چو بُود قسمتِ ما رفتہ رفتہ رسید نوبتِ ما

چونکہ یہ سعادت ہماری قسمت تھی۔ اس لئے رفتہ رفتہ ہماری باری آ گئی

نعرہ ہا مے زنم بر آبِ زلال ہمچو مادر دواں پئے اطفال

میں مصفیٰ پانی (کے چشمے) پر کھڑا رہا ہوں۔ جس طرح ماں اپنے بچوں کے پیچھے دوڑتی ہو

تا مگر تشنگانِ بادیہ ہا! گردم آیند زیں فغان و صلا

تاکہ شاید جنگل کے پیاسے۔ اس فغان و پکار سے میرے پاس آ جائیں۔

لیک شرط است عجز و صدق و صفا آمدن با نیاز و خوف خدا

لیکن عاجزی اور صدق وصفا شرط ہے۔ اور انکسار اور خوف خدا کے ساتھ آنا

جُستن از غربت و تذللِ دل و از خلوص و اطاعتِ کامل

اسے غریبی اور دلی خاکساری کے ساتھ ڈھونڈنا۔ اور اخلاص اور کامل اطاعت کے ساتھ تلاش کرنا

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۳۶۲-۳۶۳)

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا

خطبہ جمعہ کے ساتھ

مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الفتوح کا تاریخی افتتاح

اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر کے جذبات سے معمور، چالیس سے زائد ممالک کے قریباً دس ہزار افراد کی افتتاحی تقریب میں شمولیت

مورڈن سرے میں لندن روڈ پر واقع جماعت احمدیہ برطانیہ کی دوسری (البیت) بیت الفتوح کا افتتاح سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروز جمعة المبارک ۳ راکتوبر ۲۰۰۳ء کو خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ اس نہایت اہم تاریخ ساز موقع پر دنیا کے چالیس سے زائد ممالک کے نمائندگان حاضر ہوئے اور ایک اندازہ کے مطابق قریباً دس ہزار افراد نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں اس .... نماز کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ ۷۷ سال قبل ۱۹۲۸ء میں ۳ راکتوبر کو ہی ہندوستان کی احمدی...... خواتین کی مالی قربانیوں سے یورپ میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ ''(البیت) فضل'' کا افتتاح عمل میں آیا تھا جو وانڈز ورتھ (Wands Worth) کونسل میں پٹنی (Patni) کے علاقہ میں تعمیر ہوئی تھی...... خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے لے کر آج تک نہ صرف برطانیہ و یورپ بلکہ دنیا بھر میں ...... امن اور محبت کی تعلیم کو پھیلانے والی...... اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں (البیت) نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

بیت الفتوح لندن میں مورڈن کے علاقہ میں ہے اور اس کے قریب ریل، بس اور دیگر اہم ضروریات کی سہولتیں موجود ہیں۔ یہ جگہ جس کا رقبہ ۵ء۲ ایکڑ ہے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ؒ کی تحریک پر خرید کی گئی تھی۔ آپ ؒ نے بیت الفتوح کا سنگ بنیاد ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو رکھا اور اب اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

...... افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس (البیت) کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ...... تعمیر کی اہمیت وفضیلت ...... (البیت) کے آداب